Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیمِ   وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 58

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 38

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

26 رمضان 1429 ہجری، 17 تبوک 1388 ہش، 17 ستمبر 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے پہلے سال منعقد ہونے والے

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 43ویں جلسہ سالانہ میں 84 ممالک کے 27 ہزار سے زائد احباب کی والہانہ شرکت

آنریبل ممبران پارلیمنٹ Tom Drake، Paul Burstow، Justine Greening اور Emma Nicholson کی تقاریر

اور جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور بہبود انسانیت کے کاموں پر خراج تحسین۔

(رپورٹ مرتبہ : نسیم احمد باجوہ ۔ مبلغ سلسلہ یوکے)

الحمدللہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا 43واں جلسہ سالانہ مورخہ 24 جولائی بروز جمعۃ المبارک تا 26 جولائی بروز اتوار اپنی شاندار دینی اور روحانی روایات کے مطابق منعقد ہوکر بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ خلافت احمدیہ کے پاکستان سے ہجرت اور برطانیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے قیام کی برکت سے یہ جلسہ مرکزی عالمی جلسہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ 1985ء سے 2004ء تک یہ جلسے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں منعقد ہوتے رہے۔ شرکاء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر 2005ء میں یہ جلسہ رشمور ایرینا، آلڈرشاٹ میں منعقد کیا گیا۔ 2006ء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی میں جماعت احمدیہ کو آلٹن کے علاقہ میں 208 ایکڑ کا رقبہ خریدنے کی توفیق دی جو نہایت خوبصورت اور سرسبز وشاداب علاقہ ہے۔ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ برطانیہ اسی خوبصورت جگہ پر منعقد ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس جگہ کا نام ''حدیقۃ المہدی'' یعنی مہدی کا باغ رکھا اور یہ نام اب نہ صرف برطانیہ میں شہرت یافتہ ہے بلکہ دنیا کے کونے کونے میں MTA کے ذریعہ اور مختلف ممالک سے آنے والے مہمانوں کی وجہ سے مشہور ہے۔

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی حدیقۃ المہدی کے مختلف حصوں میں دفاتر، اجتماعی وسیع قیامگاہیں، طعامگاہیں، خواتین کی مارکی، بچوں کے لئے Creche یعنی نرسری کی سہولتیں، طبی امداد، بکسٹالز، نمائش، بازار اور کھانا کھلانے کے لئے عمومی اور VIP سروس کے لئے انتظامات کئے گئے تھے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات تین حصوں پر مشتمل ہوتے ہیں اور تینوں کے الگ الگ افسران کی منظوری سال کے شروع میں مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت UK جو افسر رابطہ بھی ہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے لے کر متعلقہ شعبہ کے ناظمین کی منظوری حضور انور سے حاصل کرتے ہیں اور نئے سال کے لئے ہر ناظم اپنی سکیم تیار کرتا ہے۔ گزشتہ کئی سالوں کی طرح امسال بھی افسر جلسہ سالانہ مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد صاحب اور افسر جلسہ گاہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن تھے۔ تیسرا شعبہ خدمت خلق کا ہے جس کے افسر مکرم ٹومی کالون صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے تھے۔ اس شعبہ کا کام عمومی حفاظت اور نظم وضبط کے قیام کے لئے بھرپور مساعی سرانجام دینا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی صدر مکرمہ شمائلہ ناگی صاحبہ نے بھی اپنی ناظمات کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست الٰہی نشان ہے کیونکہ 1891ء میں جب اس جلسہ کی بنیاد رکھی گئی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر یہ اعلان فرمایا کہ دنیا کی سب اقوام کے لوگ اس جلسہ میں شرکت کریں گے۔ ابتداء میں صرف 75 لوگ اس جلسہ میں شریک ہوئے تھے اور اس کے بعد 1983ء میں پاکستان میں ہونے والے آخری جلسہ سالانہ میں پونے تین لاکھ سے زائد لوگ شامل ہوئے جو دنیا کے متعدد ممالک سے تعلق رکھتے تھے۔

1984ء میں حکومت پاکستان نے جماعت احمدیہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کو دیکھتے ہوئے محض حسد اور بغض کی وجہ سے جلسہ سالانہ پر پابندی لگادی۔ اس کے بعد برطانیہ کے جلسہ سالانہ کو جو 1964ء سے جاری تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مرکزی جلسہ کی حیثیت حاصل ہوگئی۔ ہجرت کے بعد پہلے سال کا جلسہ Tolworth کے علاقہ میں ایک ہال میں منعقد ہوا جس میں کم وبیش چار ہزار لوگ شریک ہوئے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال 27 ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی سعادت حاصل کی جن کا تعلق دنیا کے 84 ممالک سے تھا۔ اس طرح یہ جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ہر سال جلسہ سالانہ بعض امتیازی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ 2009ء کا جلسہ اس لحاظ سے ایک خاص اہمیت رکھتا تھا کہ اس میں قرآن کریم کی عظمت وشان کو نمایاں طور پر اجاگر کیا گیا۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کی سٹیج کے پیچھے جو بڑا پوسٹر لگایا گیا اس پر قرآن کریم کو نمایاں طور پر دکھایا گیا اور ساتھ ہی قرآن کریم کی یہ آیت نمایاں طور پر لکھی گئی یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ۔ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ۔ وَاللّٰہُ

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ برطانیہ صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

118واں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 118ویں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء کی ازراہِ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26، 27 اور 28 دسمبر 2009ء بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار منعقد ہوگا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اِس للّٰہی اور بابرکت جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیّت کرکے تیاری شروع کردیں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی وبابرکت ہونے کے لئے مسلسل دُعائیں جاری رکھیں۔

مجلس مشاورت: نیز 21ویں مجلس مشاورت بھارت سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز منگل منعقد ہوگی۔ شوریٰ کے بارے سرکلر بھجوایا جارہا ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

عید کی حقیقی خوشی

انشاء اللہ ہم اس شمارے کی اشاعت کے چند یوم بعد عید الفطر کی تقریب سعید منائیں گے۔

خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایک بار پھر رمضان المبارک جیسے مقدس مہینے میں روزے رکھنے، لیل ونہار میں سجود و قیام کرنے، نماز تراویح پڑھنے اور نماز تہجد کا اہتمام کرنے اور خدا تعالیٰ کی رحمت، مغفرت اور جنت کے حصول کیلئے دعائیں کرنے اور اس کے پاک کلام قرآن مجید کی تلاوت کرنے الغرض رمضان المبارک کی تمام تر برکات سے مستفیض ہونے کا موقع بخشا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

فطرتی بات ہے کہ ایک کام کی تکمیل میں جب ایک بندہ اپنا تن من دھن لگا دیتا ہے تو اس کی تکمیل اور اس کے نتائج ظاہر ہونے کے بعد اس کو جو خوشی حاصل ہوتی ہے وہ وہی جانتا ہے اور اسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ رمضان میں ایک مومن بندہ مسلسل ایک مہینے کی عبادت و ریاضت اور تسبیح و تحمید اور ذکر الٰہی اور صرف خدا کیلئے تمام ضروریات کو ترک کرکے اور تمام بری باتوں سے اجتناب کرکے، صدقہ وخیرات اور غرباء اور مساکین کی امداد کرکے خدا تعالیٰ کی رضا کا طالب ہوتا ہے تو اس کے بعد جو روحانی تسکین اور لذت اور سرور کی کیفیت اس کو حاصل ہوتی ہے اس کو لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ حقیقی روزہ دار کے متعلق فرماتا ہے کہ میں خود اس کی جزاء بن جاتا ہوں۔ یا جزاء بنوں گا۔ گویا اس نے رضاء الٰہی حاصل کرلی جو تا عمر اس کے ساتھ رہے گی۔ پھر خدا تعالیٰ بھی اپنے بندے کی ان کوششوں اور عبادتوں اور خدمت خلق کو بے بدل نہیں چھوڑتا بلکہ اس دنیا میں فوراً اس کو خوشی کے سامان ''عید'' کے رنگ میں بطور تحفہ عطا فرماتا ہے۔

چنانچہ عید کے دن اس بندے کی جس نے سارا مہینہ خدا تعالیٰ کی عبادت، ریاضت اور ذکر الٰہی میں صرف کیا ہوتا ہے اس کی خوشیاں عید کے دن بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ بظاہر ظاہری خوشی کے طور پر وہ نئے لباس اور طرح طرح کے لذیذ کھانوں کا اہتمام کر رہا ہوتا ہے مگر اُس کی روح کو جو لذت حاصل ہو رہی ہوتی ہے وہ اس سے بدرجہا اولیٰ ہوتی ہے۔ اِسی لئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:۔

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِىَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ۔

(بخاری کتاب الصوم بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۳۱۱)

یعنی روزہ دار کیلئے خدا تعالیٰ نے دو عیدیں یعنی دو خوشیاں مقدر کر چھوڑی ہیں ایک وہ ہے جو روزوں کی تکمیل کے بعد تمام مسلمان مل جل کر عید کے رنگ میں مناتے ہیں اور ایک وہ عید ہے جو خدا تعالیٰ سے ملاقات کے بعد روزہ کے نتیجہ میں ایک مومن بندہ کو حاصل ہوگی۔

اسلام ہمیں جن باتوں کے کرنے کا حکم دیتا ہے وہ دو ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق العباد۔ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ ہمیں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو اعلیٰ طریق اور عمدہ نہج پر ادا کرنے کا ایک پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے جہاں اس میں حقوق اللہ کی ادائیگی کیلئے عبادات کو عروج پر پہنچا دیا جاتا ہے وہیں حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے اسلام نے صدقۃ الفطر کے علاوہ بڑھ چڑھ کر غرباء ومساکین کی امداد کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پھر کسی بیماری یا سفر کی وجہ سے اگر کوئی روزہ نہ رکھ سکے تو بطور فدیہ بھی اسلام نے مسکین کو کھانا کھلانا تجویز کیا ہے۔ یہ اسی وجہ سے ہے کہ غرباء کی امداد ہو سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے میں صدقہ وخیرات میں بہت بڑھ جایا کرتے تھے۔ اور ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ آخری عشرہ میں تیز آندھی کی طرح صدقہ وخیرات اور غرباء کی امداد فرمایا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مہینہ کو شهر المواسات فرمایا ہے یعنی یہ مبارک مہینہ جہاں اور بھی برکات اپنے اندر رکھتا ہے وہیں یہ خلق اللہ کی ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ بھی ہے۔ یعنی اس مہینے میں ایک مومن عبادات کے علاوہ خلق اللہ کی ہمدردی اور غمخواری کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کے فرمان اور آپ کی سنت کے مطابق کرنی چاہئے۔ تب ہی وہ حقیقی خوشی حاصل ہوسکتی ہے۔ جو عید لاتی ہے۔

قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وہ دعا درج ہے جس میں آپؑ نے اپنے حواریوں کے اصرار پر خدا تعالیٰ سے ایک آسمانی دسترخوان نازل کرنے کے متعلق کی تھی چنانچہ اس دعا کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۔ (سورۃ المائدہ:۱۱۵)

ترجمہ:۔ عیسیٰ ابنِ مریم نے کہا اے ہمارے ربّ! ہم پر آسمان سے (نعمتوں کا) دسترخوان اُتار جو ہمارے اوّلین اور ہمارے آخرین کیلئے عید بن جائے اور تیری طرف سے ایک عظیم نشان کے طور پر ہو اور ہمیں رزق عطا کر اور تو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

مذکورہ بالا آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس دعا میں سکھلا دیا کہ عید وہ ہوتی ہے جو اوّل کیلئے بھی ہو اور آخر کیلئے بھی ہو یعنی ہمیں ایسی عید منانی چاہئے جو کہ پائیدار ہو وقتی نہ ہو اور یہ تبھی ہوگا جب ہم رمضان کی ان برکات کو جو ہم نے اس مقدس مہینے میں حاصل کی ہیں۔ ان عبادات کو جو ہم بجالائے ہیں اور اس خدمت خلق کے جذبہ کو جس کے تحت ہم نے غرباء کی امداد کی ہے ان نیکیوں کو جو ہم بجالائے ہیں، آئندہ رمضان تک برقرار رکھیں تو یقیناً ہماری یہ عید حقیقی عید ہوگی اور ہمیشہ ہماری خوشی کا باعث ہوگی اور ہمیں خوشیاں عنایت کرنے والی ہوگی۔ چنانچہ اُس لمبی حدیث کا بھی یہی مطلب ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک رمضان آئندہ رمضان تک کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید کی خوشی منانے کے ضمن میں اس بات کی بھی تاکید فرمائی ہے عید کی نماز سے قبل صدقۃ الفطر کی ادائیگی ضرور کرنی چاہئے اور اس کو لازمی قرار دیا یہاں تک کہ غلام اور نوزائدہ بچہ کی طرف سے بھی صدقۃ الفطر کی ادائیگی کا حکم ہے۔ وہ اسی وجہ سے ہے کہ تا غرباء اور مساکین بھی ان خوشیوں میں شریک ہوسکیں جو جماعت مومنین منا رہی ہوتی ہے اور ان کو کسی قسم کی کمی کا احساس نہ ہو۔ اور حقیقت میں دوسروں کو خوشی پہنچانا اور ان کو اپنی خوشی میں شامل کرنا بھی دائمی خوشی کا باعث ہوتا ہے۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اپنے خطبہ عید الفطر ۱۹ جنوری ۱۹۹۹ء میں فرماتے ہیں:

''غریبوں کی عیدیں منائیں جب آپ غریبوں کی عیدیں منائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی عید منائے گا اور سچی عید کی خوشی تبھی نصیب ہوگی جب آپ غریبوں کے دکھ درد میں شامل ہوں گے''۔

اسی طرح حضورؒ ایک اور موقع پر عید منانے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''عید کا دوسرا پہلو خدمت خلق ہے۔ غریب کے دکھ میں شریک ہونا اس کا دکھ بانٹنا اور اپنے سکھ اس کے ساتھ تقسیم کرنا، یہ اور اسی قسم کے دوسرے نیکی کے کام خدمت خلق سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ عید کے دن امراء اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور وہ تحفے جو آپس میں بانٹتے ہیں ان میں ایسے غریب بھائیوں کو بھی شامل کریں.... یہ ہے وہ عید جو در حقیقت اسلام کی عید ہے۔''

اسی تعلق میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ فرمودہ ۲۶ نومبر ۲۰۰۳ء میں فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے ''پہلی بات جو عید کے اس خطبہ میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ عید کے دن ہر احمدی جائزہ لیکر نہ صرف ہر غریب احمدی بلکہ غریب غیر احمدی بھائیوں اور ان کے بچوں کو عید کی خوشیوں میں شامل کرے۔ حضور نے فرمایا اگرچہ احمدی اس کا خیال رکھ رہے ہیں لیکن ابھی بھی اس میں بہت گنجائش موجود ہے۔ حضور نے غرباء کی امداد کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس موقع پر صرف مالی مدد کافی نہیں ہے، مالی مدد تو وقتی ہوتی ہے، اگر ہم کسی غریب کو کوئی کام دیں یا اُسے کہیں کام پر لگوا دیں تو یہ اس کی مستقل مدد ہوگی۔ اور ممکن ہے کہ آئندہ سال وہ بھی غریبوں کی امداد کے قابل ہوسکے''۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس عید کو حقیقی خوشی حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے اور یہ عید عالمِ اسلام، عالم احمدیت، اور تمام دنیا کیلئے بہت بہت مبارک کرے۔ آمین

(محمد ابراہیم سرور)

قرآن مجید، حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ساتھ خلفاء کی کتب کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے نائیجیریا جانے والے دوسرے احمدی مبلغ حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحبؓ کو 23 جنوری 1922ء بعد از نماز فجر مسجد مبارک میں چند ہدایات لکھ کر دیں۔ اُن میں سے ایک حصہ یہ تھا کہ خلافت رحمت خداوندی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:۔

''**خلافت کا سلسلہ ایک رحمت ہے** اور خدا تعالیٰ کی رحمت کی ناشکری کرنی دُکھ میں ڈالتی ہے۔ انسان خواہ کس قدر بھی ترقی کر جائے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے مستغنی نہیں ہوسکتا۔ پس خلافت سے مسلمان کسی وقت بھی مستغنی نہیں ہو سکتے نہ اب نہ آئندہ کسی زمانہ میں۔ **اللہ تعالیٰ کی بہت سی برکات اس سے متعلق اور وابستہ ہیں...... ہمیشہ خلیفۂ وقت سے تعلق کو مضبوط کرنے کی کوشش کرتے رہو اور خط و کتابت میں کبھی سستی نہ کرو۔** وہ لوگ جن کو آپ کے ذریعہ سے ہدایت ہوا ان کو بھی ان سب نصائح پر عمل کرنے کی تحریک کرو جو اوپر بیان ہوئیں یا بعد میں آپ تک پہنچتی رہیں۔ **دینی لٹریچر سے آگاہ رہنے کی ہمیشہ کوشش کرو۔ قرآن کریم کے متعلق تو مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں وہ تو مومن کی جان ہے۔ مگر حدیث اور کتب مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ ان سے غافل نہ ہو۔ کوئی نہ کوئی اخبار قادیان کا جس میں مرکز اور سلسلہ کے حالات ہوں ضرور زیر مطالعہ رہنا چاہئے کہ یہ ایمان کو تازہ کرتا ہے اور اس کی تاکید وہاں کے لوگوں کو بھی کریں جنہیں آپ تبلیغ کر رہے ہوں۔ اور پھر خلفاء کے اعلانات اور ان کی کتب کا مطالعہ بھی ضروری ہے کیونکہ خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنی مرضی کو ظاہر کرتا ہے اور انسان کے لئے ان کا کلام بھی بمنزلہ دودھ کے ہوتا ہے**''۔

(الفضل 30 جنوری 1922ء صفحہ 4)

قارئین کی خدمت میں ادارہ بدر کی جانب سے عید مبارک

اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ عید عالم اسلام، احمدیت اور تمام دنیا کیلئے حقیقی خوشیوں کا موجب ہو۔ (ادارہ)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک نام رَافِعْ ہے۔ یعنی وہ ذات جو مومن کو بلند مقام عطا فرماتی ہے۔

اللہ تعالیٰ رافع ہے لیکن ساتھ ہی قادر بھی ہے۔ وہ جس طرح چاہے کسی کو بلند مقام عطا فرما سکتا ہے یا انعام سے نواز سکتا ہے۔

لیکن اس نے عمومی طور پر یہ اصول مقرر فرما دیا کہ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ اور نیک عمل بلندی کی طرف لے جاتا ہے۔

آنحضرتؐ کا کامل نور تھا جو اللہ تعالیٰ کے نُور کا پَرتو تھا اور اب تاقیامت یہی نور ہے جس نے دنیا کو فیض پہنچانا ہے

اس زمانہ میں اس نُور سے سب سے زیادہ حصہ آنحضرتؐ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لیا تا کہ دنیا میں اس نُور کو پھیلائیں

آج مسیح محمدیؐ کے غلاموں کی یہی کوشش ہونی چاہئے کہ اپنے اعمال کی بلندی کے لئے جس حد تک بھی نیک عمل بجالانے کی کوشش ہو سکتی ہو، کی جائے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ -فرمودہ 19 رجون 2009ء بمطابق 19 راحسان 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک نام رَافِعْ ہے۔ یعنی وہ ذات جو مومن کو بلند مقام عطا فرماتی ہے۔ اور بلند مقام کس طرح ملتا ہے؟ یہ ایک مومن کو اس کے نیک اعمال بجالانے اور اس کے لئے کوشش اور جدوجہد کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملتا ہے۔ اور بعض اوقات اللہ محض اور محض اپنے فضل سے انسان کو بلند مقام عطا فرما دیتا ہے اور اس طرح فضل فرماتا ہے کہ جس کے بارے میں انسان بعض دفعہ تصور بھی نہیں کر سکتا اور جو اس کے اولیاء اور خاص بندے ہوتے ہیں ان کو مزید اپنے قریب کر کے ایک خاص قرب کا مقام دے کر مزید بلندیاں عطا فرماتا ہے اور بعض کو انبیاء کا درجہ دے کر اپنی خاص تعلیم کے ذریعہ سے بلند مقام عطا فرماتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ (فاطر:11) اسی کی طرف پاک کلمہ بلند ہوتا ہے اور نیک عمل اسے بلندی کی طرف لے جاتا ہے۔

یہ آیت جس کا مَیں نے تھوڑا سا حصہ ہی پڑھا ہے، اس آیت کے اس حصہ کہ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ کے ضمن میں لین (Lane) جو لغت کی ایک کتاب ہے جس نے بہت سی لغات سے مطالب اکٹھے کئے ہوئے ہیں، اس نے لکھا ہے کہ نیک اعمال کو وہ قبول کرے گا یا اس کا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ نیک عمل تعریف کا موجب بنتے ہیں یا نیک عمل ہی اعلیٰ مقام کے حصول کا ذریعہ ہے اور نیک عمل کے بغیر انسان کی بات قبول نہیں کی جائے گی۔ پس اللہ تعالیٰ رَافِعْ ہے لیکن ساتھ ہی قادر بھی ہے وہ جس طرح چاہے کسی کو بلند مقام عطا فرما سکتا ہے یا انعام سے نواز سکتا ہے۔ لیکن اس نے عمومی طور پر یہ اصول مقرر فرما دیا کہ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ اور نیک عمل بلندی کی طرف لے جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ: ''اعمال صالحہ کی طاقت سے ان کا خدائے تعالیٰ کی طرف رفع ہوتا ہے۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 334)

جو اعمال بجالانے والے لوگ ہیں، نیک لوگ ہیں، مومن لوگ ہیں، ان کا اعمال صالحہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف رفع ہوتا ہے اور انبیاء کا اس میں بہت بڑا مقام ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا کہ: ''مَیں اپنی جماعت کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ ضرورت ہے اعمال صالحہ کی۔ خدا تعالیٰ کے حضور اگر کوئی چیز جا سکتی ہے تو وہ یہی اعمال صالحہ ہیں۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 114 مطبوعہ ربوہ)

پس اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے اعمال صالحہ کی ضرورت ہے اور اگلے جہان میں بھی ایک انسان کی اگر اس کے ایمان میں پختگی ہے تو یہی خواہش ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے معیاروں کو حاصل کرے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہی اصول مقرر فرمایا ہے کہ اعمال صالحہ بجالاؤ۔

پس اس آیت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جس طرح عرب کے جہالت اور برائیوں میں پڑے ہوئے لوگوں کو کہا جاتا تھا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زیر اثر آ کر نہ صرف تم اپنی برائیاں دور کرو گے بلکہ نیکی، تقویٰ، عزت اور وقار کے اعلیٰ ترین معیار حاصل کرو گے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ جو قومیں آج تمہیں تخفیف کی نظر سے دیکھتی ہیں، تمہیں جاہل اور بدو سمجھتی ہیں، وہ ایک وقت میں تمہارے سامنے جھکنے والی ہو جائیں گی۔ لیکن یہ سب عزت اور بڑائی ان لوگوں کے خالص ایمان کی وجہ سے ہوگی، اعلیٰ اخلاق قدروں کے نتیجہ میں ہوگی اور نیک اعمال بجالانے کے نتیجہ میں ہوگی۔ پس اس چیز کے حصول کے لئے کوشش کرو۔ اور پھر دنیا نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دنیا انہی جاہلوں یا جاہل کہلانے والوں کے زیرنگیں کر دی اور اس بات کو قرآن کریم میں محفوظ فرما کر اللہ تعالیٰ نے آئندہ آنے والے مسلمانوں کے لئے بھی راستے متعین کر دیئے کہ اس اصول کو اپناؤ گے تو اپنا مقام حاصل کرو گے۔ لیکن بدقسمتی سے یہ نیکیاں اپنانے کی بجائے جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں حکم دیا ہے مسلمان دنیا کی ہوا و ہوس کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ اور نتیجۃً اسلاف کی جو میراث تھی وہ کھو بیٹھے ہیں۔ خدا کے نام پر مسلمان، مسلمان کے خون کا پیاسا ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج جو غیر ہیں، غیر مسلم ہیں وہ مسلمانوں پر حکمران بنے ہوئے ہیں۔ اپنے مسائل حل کرنے کے لئے مسلمان حکومتیں مغرب کی طرف دیکھتی ہیں، غیروں کی طرف دیکھتی ہیں۔ کسی مسلمان ملک کے اندرونی معاملات خراب ہیں اور وہاں بدامنی اور بے چینی ہے، قتل و غارت ہو رہی ہے تو بجائے مسلمان ملکوں کے کہ انہیں سمجھائیں امریکہ اور یورپ ان معاملات میں دخل اندازی کرتے ہیں۔ ان کے ٹھیک کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش نہیں کرتے بلکہ زبردستی کرتے ہیں۔ اور کیونکہ یہ غیر مسلم حکومتیں ہیں اس لئے پھر ان کے کارندے مسلمانوں سے انتہائی ہتک آمیز سلوک کرتے ہیں۔ پھر مسلمانوں کی طرف سے ایک شور اٹھتا ہے۔ غرض اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے آج کل مسلمان بلندیوں میں جانے کی بجائے پستیوں کی طرف گر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اصول بتایا کہ آنحضرت ﷺ کی پیروی میں اعلیٰ اعمال ہی تمہارے لئے اونچے مقام دلانے والے ہو سکتے ہیں۔

پس سوچو اور غور کرو اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ لیکن سوچنے اور غور کرنے کے بعد بھی مسلمان علماء اور مسلمانوں کے لیڈر یہ تو کہتے ہیں کہ ہمارے عمل غیر صالح ہونے کی وجہ سے، ہماری حرکات کی وجہ سے ہمیں بلندیوں کی بجائے ذلت کا سامنا ہے۔ لیکن یہ ماننے کو تیار نہیں کہ عمل صالح بجالانے کے جو طریقے خدا تعالیٰ نے

بتائے ہیں، ان پر اس زمانہ میں خاص طور پر کس طرح عمل کرنا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا وہ عاشق صادق جو خدا کے بعد ہر وقت آپ کے عشق میں مخمور رہتا تھا اور اس عشق رسول کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے زمانے کا امام اور مہدی اور مسیح بنا کر بھیجا تھا اور اپنے نور سے اُسے منور کیا اس عاشق رسول کا تم انکار کر رہے ہو اور نہ صرف انکار کر رہے ہو بلکہ آج مسلمان ہونے کی تعریف ہی یہی ہے کہ جو اس عاشق صادق کو گالیاں دے، ہر تحریر میں گندے اور بیہودہ الفاظ استعمال کرے وہی سچا مسلمان کہلاتا ہے۔ اس عاشق رسول نے تو یہ اعلان کیا تھا اور اعلان کرتا ہے کہ ؎

جب سے یہ نور ملا نورِ پیمبرؐ سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے

اور پھر فرمایا:

مصطفیٰؐ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 225)

اور یہ ظالم کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کافر ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ کے مقام کی ہتک کرتے ہیں۔ پس وہ نُور جو آنحضرت ﷺ کا نُور ہے، جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اس کا صحیح ادراک اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ نہ کسی کو ہے اور نہ کسی کو ہو سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپؑ ہی وہ عاشق صادق ہیں جن کو آپ کے مقام کا اور نور کا ادراک ہے۔ اس نُور کی خوبصورتی کو جس انداز میں آپؑ نے پیش فرمایا ہے وہ آپ کا ہی حصہ ہے۔ پس آج عمل صالح کر کے بلند مقام پانے والے وہی لوگ ہوں گے جو اس عاشق صادق سے حقیقی رنگ میں جڑ جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت ﷺ کے مقام اور نور محمدی کی سورۃ نور کی ایک آیت کی روشنی میں جو تفسیر فرمائی ہے وہ مَیں پیش کرتا ہوں۔ یہ سورۃ نور کی آیت 36 ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ ؕ اَلۡمِصۡبَاحُ فِیۡ زُجَاجَۃٍ ؕ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوۡکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوۡقَدُ مِنۡ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیۡتُوۡنَۃٍ لَّا شَرۡقِیَّۃٍ وَّ لَا غَرۡبِیَّۃٍ ۙ یَّکَادُ زَیۡتُہَا یُضِیۡٓءُ وَ لَوۡ لَمۡ تَمۡسَسۡہُ نَارٌ ؕ نُوۡرٌ عَلٰی نُوۡرٍ ؕ یَہۡدِی اللّٰہُ لِنُوۡرِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ یَضۡرِبُ اللّٰہُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ۙ (النور: 36) کہ اللہ آسمان اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال ایک طاق کی سی ہے جس میں ایک چراغ ہے وہ چراغ شیشہ کے شمع دان میں ہو، وہ شیشہ ایسا ہو گویا ایک چمکتا ہوا روشن ستارہ ہے۔ وہ چراغ زیتون کے ایک ایسے مبارک درخت سے روشن کیا گیا ہو جو نہ مشرقی ہو اور نہ مغربی۔ اس کا تیل ایسا ہے کہ قریب ہے کہ وہ از خود بھڑک کر روشن ہو جائے۔ خواہ اسے آگ کا شعلہ نہ بھی چھوا ہو۔ یہ نورٌ علیٰ نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کا دائمی علم رکھنے والا ہے۔

پہلے اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ کی وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ''خدا آسمان و زمین کا نور ہے۔ یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے خواہ وہ ارواح میں ہے''۔ (روحوں میں ہو) ''خواہ اجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی'' (یعنی وہ نور خواہ کسی کی ذاتی خوبی کی وجہ سے اس میں نظر آ رہا ہے یا کسی سے مانگ کے لیا ہے) ''اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے خواہ خارجی۔ اُسی کے فیض کا عطیّہ ہے۔'' (یہ تمام قسم کے جو نور ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کے فیض کا عطیہ ہیں)۔ ''یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت ربّ العالمین کا فیضِ عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے اور کوئی اس کے فیض سے خالی نہیں۔ وہی تمام فیوض کا مبدء ہے''۔ (اسی سے تمام فیض پھوٹتے ہیں) ''اور تمام انوار کا علّت العلل'' ہے۔ (یعنی وہی تمام نوروں کی وجہ بنتا ہے) ''اور تمام رحمتوں کا سر چشمہ ہے۔ اسی کی ہستیٔ حقیقی تمام عالم کی قیوم'' (تمام کائنات کو قائم رکھنے والی) ''اور تمام زیر و زبر کی پناہ ہی وہی ہے'' (جو بھی الٹ پلٹ ہے، تباہی ہے، بربادی ہے، تعمیر ہے، تخریب ہے، ہر چیز کی پناہ وہی ہے)۔ ''جس نے ہر ایک چیز کو ظلمت خانۂ عدم سے باہر نکالا اور خلعت وجود بخشا............''۔ (یعنی پہلے کچھ چیز نہیں تھی۔ ایک بند کائنات تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا اور اس کو وجود بخشا)۔ فرمایا ''یہ تو عام فیضان ہے''۔ (یہ ایک ایسا فیضان ہے جس سے ہر ایک فائدہ اٹھا رہا ہے)۔ ''جس کا بیان آیت اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ میں ظاہر فرمایا گیا۔ یہی فیضان ہے جس نے دائرہ کی طرح ہر یک چیز پر احاطہ کر رکھا ہے''۔ (دنیا کی ہر مخلوق جو ہے وہ چاہے مومن ہے غیر مومن ہے۔ پتھر ہیں، پہاڑ ہیں، پانی ہے، جانور ہیں، ہر چیز پر اللہ تعالیٰ نے احاطہ کر رکھا ہے)۔ ''جس کے فائز ہونے کے لئے کوئی قابلیت شرط نہیں۔ لیکن بمقابلہ اس کے ایک خاص فیضان بھی ہے جو مشروط بشرائط ہے''۔ (ایک ایسا فیض ہے جو خاص ہے، اس کی بعض شرطیں ہیں)۔ ''اور انہیں افرادِ خاصہ پر فائض ہوتا ہے جن میں اس کے قبول کرنے کی قابلیت و استعداد موجود ہے''۔ (اور یہ جو خاص فیضان ہے یہ انہی لوگوں کے لئے ہے جن میں وہ استعدادیں بھی موجود ہوں جو اس کو قبول کر سکتی ہیں)۔ ''یعنی نفوس کاملہ انبیاء علیہم السلام پر جن میں سے افضل و اعلیٰ ذاتِ جامع البرکات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہے''۔ (اور یہ جو قابلیت اور استعدادیں رکھنے والے لوگ ہیں وہ سب سے زیادہ انبیاء علیہم السلام ہیں اور انبیاء میں بھی سب سے زیادہ استعدادیں اور قابلیت رکھنے والی ذات آنحضرت ﷺ کی ہے جو تمام قسم کی برکات کا مجموعہ ہے)۔ ''دوسروں پر ہرگز نہیں ہوتا۔ اور چونکہ وہ فیضان ایک نہایت باریک صداقت ہے''۔ (ایک ایسی سچائی ہے جو بہت غور کرنے سے نظر آتی ہے۔ یہ جو فیض ہے اللہ تعالیٰ کا خاص فیض ہے) ''اور دقائق حکمیہ میں سے ایک دقیق مسئلہ ہے''۔ اور حکمت کی جو باریکیاں ہیں ان میں سے یہ ایک بڑا باریک مسئلہ ہے۔ ہر ایک کو یہ نظر نہیں آ سکتا)۔ ''اس لئے خداوند تعالیٰ نے اول فیضانِ عام کو......'' (جو ظاہر میں ظاہر ہو رہا ہے) ''بیان کر کے'' (یعنی اللہ تعالیٰ تمام زمین و آسمان کا نور ہے اس کو بیان کر کے پھر فرمایا ہے) ''پھر اس فیضانِ خاص کو بغرض اظہار کیفیت نور حضرت خاتم الانبیاء ﷺ ایک مثال میں بیان فرمایا ہے۔'' (پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنا نور بیان فرمایا کہ اللہ زمین و آسمان کا نور ہے اور کوئی چیز اس سے باہر نہیں۔ وہی ہر چیز کی پیدائش ہے اور وہی ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے۔ پھر اس خاص نور کی طرف اشارہ فرمایا اور اس کی ایک مثال دی جو خاص نور کی انتہاء ہے وہ آنحضرت ﷺ کی ذات میں ہے) ''کہ جو اس آیت سے شروع ہوتی ہے۔'' (آیت کے اس حصہ سے کہ) ''مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ ......الخ'' ''یعنی'' ''اس نور کی مثال (فردِ کامل میں جو پیغمبر ہے) یہ ہے جیسے ایک طاق......'' (یعنی دیوار پہ جو ایک خانہ بنا ہوتا ہے۔ ایسی جگہ جو دیوار میں خاص روشنی رکھنے کے لئے یا چیزیں رکھنے کے لئے بنائی جاتی ہے عموماً روشنی کے لئے بنائی جائے اس کو طاق کہتے ہیں)۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ''وہ طاق آنحضرت ﷺ کا وسیع تر سینہ ہے اور اس طاق میں'' (یہ ایک مثال بیان ہو رہی ہے) ''اور اُس طاق میں ایک چراغ ہے'' (ایک روشنی کا لیمپ ہے اور یہ چراغ اللہ تعالیٰ کی وحی ہے اور یہ جو فرمایا کہ وہ چراغ شیشے کے شمع دان میں ہے۔ شمع دان میں جب چراغ رکھا ہو یہ مثال اس لئے دی ہے کہ جب شمع دان میں چراغ رکھا ہو تو آندھیوں وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔ جب ایک گلوب میں روشنی ہوتی ہے یا کوئی بھی شعلہ تو ایک تو باہر کی ہواؤں سے اور موسمی اثرات سے محفوظ رہتا دوسرے اس کی روشنی بڑھ جاتی ہے۔ جیسا کہ ہمارے عام آدمی بھی جانتے ہیں کہ تیسری دنیا میں، غریب ملکوں میں تو ہر جگہ مٹی کے تیل کی لالٹینیں استعمال کی جاتی ہیں کہ اس شیشہ کے گلوب کی وجہ سے حفاظت رہتی ہے۔ وہی شعلہ اگر ویسے ہوا میں رکھا جائے تو بجھ جائے لیکن اسی کو جب لالٹین میں رکھ کر اس کے اوپر چمنی چڑھا دی جاتی ہے یا گلوب چڑھا دیا جاتا ہے تو شعلہ محفوظ ہو جاتا ہے اور جہاں جدید قسم کی ٹارچیں وغیرہ نہیں ہوتیں لوگ آندھیوں میں بھی لے کے پھر رہے ہوتے ہیں۔ اور جہاں لیمپ یا ٹارچ کا سوال پیدا ہو وہاں جب بھی اس کے اوپر شیشہ چڑھایا جائے، گلوب چڑھایا جائے، ریفلیکٹر (Reflecter) چڑھایا جائے تو روشنی مزید پھیلتی ہے۔

تو بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ وہ ''چراغ ایک شیشہ کی قندیل میں جو نہایت مصفّٰی ہے (یعنی نہایت پاک اور مقدس دل میں جو آنحضرت ﷺ کا دل ہے جو کہ اپنی اصل فطرت میں شیشۂ سفید اور صافی کی طرح ہر یک طور کی کثافت اور کدورت سے منزّہ اور مطہر ہے'' (ہر چیز سے ہر گند سے پاک ہے آنحضرت ﷺ کا دل)۔ ''اور تعلقاتِ ماسوی اللہ سے بکلی پاک ہے......'' (یعنی آپؐ کا دل ہر چیز سے پاک ہے اور وہی ایسا ہے جو اتنا صاف اور پاک ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں یوں ڈوبا ہوا ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کی محبت کے اس میں سے کچھ نظر ہی نہیں آتا اور یہی اس بات کا حقدار ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحی اس دل میں اترتی اور جب وحی الٰہی اس روشن اور صاف دل میں اتری تو اس کی روشنی اور چمک یوں دنیا کو روشن کرنے والی بنی جیسے چمکتا ہوا روشن ستارہ ہے۔ جو دیکھنے والے تھے، جن کو اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہتا تھا ان کو وہ روشنی نظر آئی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مثال بیان فرمائی کہ ''زیتون کے شجرۂ مبارکہ سے (یعنی زیتون کے روغن سے) روشن کیا گیا ہے''۔ تو آپؑ فرماتے ہیں کہ ''شجرۂ مبارکہ زیتون سے مراد وجود مبارک محمدیؐ ہے''۔ (اس درخت سے مراد آنحضرت ﷺ کا مبارک وجود ہے) ''کہ جو بوجہ نہایت جامعیت و کمال انواع و اقسام کی برکتوں کا مجموعہ ہے'' (وہ مختلف قسم کی برکتوں کا مجموعہ ہے۔ اس لئے کہ وہ تمام کمالات کا جامع ہے۔ ہر قسم کا کمال اس میں جمع ہوا ہوا ہے)۔ ''جس کا فیض کسی جہت و مکان و زمان سے مخصوص نہیں۔'' (کسی خاص طرف اس کا فیض نہیں جا رہا۔ کسی خاص جگہ پر اس کا فیض نہیں ہے کسی خاص زمانے کے لئے اس کا فیض نہیں ہے۔ بلکہ تمام جگہوں پر، تمام طرفوں میں، تمام مکانوں میں اور تمام زمانوں کے لئے تا قیامت یہ فیض جاری رہے گا)۔ ''بلکہ تمام لوگوں کے لئے عام علیٰ سبیل الدوام ہے اور ہمیشہ جاری ہے کبھی منقطع نہیں ہوگا۔'' (پس ضرورت اس بات کی ہے کہ اس راستے پر چلا جائے جہاں سے یہ جو جاری فیض ہے ہمیشہ ملتا رہے اور وہ راستہ آپؐ کی لائی ہوئی شریعت کی پیروی ہے اور احکامات کی تعمیل ہے)۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''یہ جو فرمایا کہ اس شجرۂ مبارکہ کے روغن سے جو چراغِ وحی روشن کیا گیا ہے سو روغن'' (یعنی تیل جو ہے، اس) ''سے مراد عقلِ لطیف نورانی محمدی مع جمیع اخلاقِ فاضلہ فطرتیہ ہے۔'' (یہ تیل جو ہے وہ آنحضرت ﷺ کا وہ اعلیٰ مقام ہے جو نور سے بھرا ہوا ہے۔ جس میں تمام اخلاق فاضلہ ہیں اور وہ فطرت میں، آپ کے ذہن اور دماغ میں رکھے گئے ہیں جو) ''اُس عقلِ کامل کے چشمۂ صافی سے پروردہ ہیں''۔ (پس آپ ﷺ کی ذہنی صلاحیتیں اور آپؐ کے اخلاق فاضلہ اس بات کے حقدار

ٹھہرے کہ اس تیل کا کردار ادا کریں جو چراغ کو جلانے کے لئے کام آتا ہے)۔

پھر خدا تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ ''اور شجرۂ مبارکہ نہ شرقی ہے نہ غربی'' تو اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''یعنی طینت پاک محمدی میں نہ افراط ہے نہ تفریط''۔ (آپ کی ایسی طبیعت ہے، ایسی فطرت ہے کہ اس میں نہ افراط ہے نہ تفریط ہے)۔'' بلکہ نہایت توسط واعتدال پر واقع ہے اور احسن تقویم پر مخلوق ہے............'' (ایک انتہائی اعلیٰ شکل کی اس کی بناوٹ ہے)۔ آنحضرت ﷺ کی فطرت تو پہلے ہی نیک تھی اور بیلنسڈ (Balanced) تھی اور (آپ پر وحی کے ہونے سے پہلے کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ کس طرح آپ ہمیشہ انصاف پر چلنے والے اور صحیح فیصلے کرنے والے تھے۔ آپ کی طبیعت حق کی طرف جھکی ہوئی تھی اور اس زمانے کے کفار آپ سے فیصلے کروایا کرتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی وحی بھی اس فطرت کے مطابق نازل ہوئی۔ یا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس فطرت کے ساتھ پیدا فرمایا جس میں نہ افراط ہو اور نہ تفریط ہو تا کہ وہ وحی الٰہی جو آپؐ پر اترنی ہے، جس نے دین کو ہر لحاظ سے کامل کرنا ہے اس کے آپؐ پر تو بن سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مزاج میں جلال اور غضب تھا۔ توریت بھی موسوی فطرت کے موافق ایک جلالی شریعت نازل ہوئی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے مزاج میں حلم اور نرمی تھی۔'' سو انجیل کی تعلیم بھی حلم اور نرمی پر مشتمل ہے۔ مگر آنحضرت ﷺ کا مزاج بغایت درجہ وضع استقامت پر واقعہ تھا۔ نہ ہر جگہ حلم پسند تھا'' (نرمی پسند تھی)'' نہ ہر مقام غضب مرغوب خاطر تھا۔ بلکہ حکیمانہ طور پر رعایت محل اور موقعہ کی ملحوظ طبیعت مبارک تھی۔'' (یعنی موقع اور محل کے لحاظ سے آپ فیصلہ فرمایا کرتے تھے۔ سو جہاں سختی کی ضرورت ہے وہاں سختی، جہاں نرمی کی ضرورت ہے وہاں نرمی)۔ '' سو قرآن شریف بھی اسی طرز موزون و معتدل پر نازل ہوا'' (اور یہی تعلیم پھر قرآن کریم لے کر آیا) '' کہ جامع شدت و رحمت و ہیبت و شفقت و نرمی و درشتی ہے۔''

'' (قرآن کریم کی تعلیم میں شدت بھی ہے، رحمت بھی ہے۔ جہاں ڈرانے کی ضرورت ہے وہاں ہیبت، خوف بھی دلایا گیا ہے۔ جہاں شفقت و نرمی کی ضرورت ہے وہاں شفقت و نرمی بھی موجود ہے۔ جہاں نرمی کی ضرورت ہے وہاں نرمی موجود ہے۔ جہاں ڈانٹ ڈپٹ کی ضرورت ہے وہاں درشتی موجود ہے)۔'' سو اس جگہ اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا کہ چراغ وحی فرقان اس شجرۂ مبارکہ سے روشن کیا گیا ہے۔'' (تو آنحضرت ﷺ کی جو فطرت تھی اس کے مطابق اللہ تعالیٰ کی قرآن کریم کی جو وحی تھی، اس سے پھر یہ شجرہ مبارک یعنی آنحضرت ﷺ کا جو وجود ہے وہ روشن کیا گیا)'' کہ نہ شرقی ہے نہ غربی (ہے)۔'' اور یہی قرآن کریم کی تعلیم کا ایک منفرد اور بلند مقام ہے جس کو کوئی بھی سابقہ تعلیم نہیں پہنچ سکتی۔

اور یہی مقام آنحضرت ﷺ کا ہے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ''اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے اور وہ یہ ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ الجزو نمبر 29۔ یعنی تو اے نبی ایک خُلقِ عظیم پر مخلوق ومفطور ہے۔'' (یعنی اسی پر پیدا کیا گیا ہے اور تیری فطرت میں یہ رکھا گیا ہے)۔'' یعنی اپنی ذات میں تمام مکارم اخلاق کا ایسا متمم و مکمل ہے کہ اس پر زیادت متصور نہیں''۔ (کیونکہ جو انسانی سوچ جا سکتی تھی اعلیٰ اخلاق کی اور ہر قسم کی خصوصیات کی ایک انسان کامل میں، وہ آنحضرت ﷺ کی ذات میں موجود ہے اور اس سے زیادہ تصور نہیں کی جا سکتی)۔ '' کیونکہ لفظ عظیم محاورۂ عرب میں اس چیز کی صفت میں بولا جاتا ہے جس کو اپنا نوعی کمال پورا پورا حاصل ہو......'' (عظیم جو ہے وہ ایسی صفت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کی جو بھی انتہائی استعدادیں ہیں، کسی بھی نوع کی جو استعدادیں اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں میں رکھی ہیں ان کا جو بھی کمال ہے وہ اللہ تعالیٰ نے عظیم کا یہ لفظ استعمال کر کے آنحضرت ﷺ کی ذات میں پورا فرمایا۔

پھر آپؐ اس کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ '' وہ تیل ایسا صاف اور لطیف ہے'' ایسا ہلکا ہے اور بھڑک اٹھنے والا ہے کہ بن آگ کے ہی روشن ہو سکتا ہے'' کہ بن آگ ہی روشن ہونے پر آمادہ ہے''۔ (اس کو آگ نہ بھی دکھاؤ تب بھی وہ روشن ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے)'' یعنی عقل اور جمیع اخلاق فاضلہ اس نبی معصوم کے ایسے کمال موزونیت و لطافت و نورانیت پر واقعہ کہ الہام سے پہلے ہی خود بخود روشن ہونے پر مستعد تھے۔'' (وحی الٰہی جب نہیں آئی تب بھی وہ اخلاق ایسے اعلیٰ پایہ کے تھے، اللہ تعالیٰ نے ایسی فطرت بنائی تھی کہ اس زمانے کے جو لوگ تھے تب بھی آپ سے روشنی حاصل کرتے تھے)۔ '' نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ۔ نور فائض ہوا نور پر۔ یعنی جبکہ وجود مبارک حضرت خاتم الانبیاء ﷺ میں کئی نور جمع تھے'' (سو ان نُوروں پر پہلے ہی کئی نور جمع تھے)۔ '' سو اُن نُوروں پر ایک اور نُور آسمانی جو وحی الٰہی ہے وارد ہو گیا اور اس نور کے وارد ہونے سے وجود با جود خاتم الانبیاء کا مجمع الانوار بن گیا۔'' (پھر نوروں کا ایک مجموعہ بن گیا۔ پس اس میں یہ اشارہ ہے آپ فرماتے ہیں کہ)'' پس اس میں یہ اشارہ فرمایا کہ نور وحی کے نازل ہونے کا یہی فلسفہ ہے کہ وہ نور پر ہی وارد ہوتا ہے۔ تاریکی پر وارد نہیں ہوتا۔ کیونکہ فیضان کے لئے مناسبت شرط ہے۔ اور تاریکی کو نور سے کچھ مناسبت نہیں۔ بلکہ نور کو نور سے مناسبت ہے اور حکیم مطلق بغیر رعایت مناسبت کوئی کام نہیں کرتا'' (اللہ تعالیٰ کہ جس کا ہر کام حکمت پر منحصر ہے وہ بغیر کسی مناسبت کے کوئی کام نہیں کرتا۔ بغیر حکمت کے کوئی کام نہیں کرتا۔ اور فرماتے ہیں کہ)'' ایسا ہی فیضان نور میں بھی اس کا یہی قانون ہے۔'' (جنہوں نے نور سے فیض پانا ہے۔ جو عام آدمی ہیں ان کے لئے بھی اس کا یہی قانون ہے)'' کہ جس کے پاس کچھ نور ہے اسی کو اور نُور بھی دیا جاتا ہے۔'' (جو فطرت نیک ہو گی اسی کو پھر اللہ تعالیٰ صحیح راہنمائی فرمائے گا)'' اور جس کے پاس کچھ نہیں اس کو کچھ نہیں دیا جاتا۔ جو شخص آنکھوں کا نور رکھتا ہے وہی آفتاب کا نور پاتا ہے۔'' (جس کی آنکھیں ہیں وہی سورج کو دیکھ سکتا ہے)'' اور جس کے پاس آنکھوں کا نور نہیں وہ آفتاب کے نور سے بھی بے بہرہ رہتا ہے۔ اور جس کو فطرتی نور کم ملا ہے اس کو دوسرا نور بھی کم ہی ملتا ہے۔ اور جس کو فطرتی نور زیادہ ملا ہے۔ اس کو دوسرا نور بھی زیادہ ہی ملتا ہے۔''

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد اول صفحہ 191 تا 196 حاشیہ نمبر 11)

اللہ تعالیٰ نے فطرت میں استعدادوں کے مطابق نُور رکھا ہے۔ نیک فطرت نیکیوں کو زیادہ جذب کرتا ہے جس میں کمی ہے وہ کم جذب کرتا ہے اور اپنی استعدادوں کے مطابق ہر کوئی اس نُور سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ پس یہ آنحضرت ﷺ کا کامل نُور تھا جو اللہ تعالیٰ کے نُور کا پرتو تھا اور اب تا قیامت یہی نُور ہے جس نے دنیا کو فیض پہنچانا ہے۔ لیکن یہاں اس بات کی وضاحت کی ضروری ہے کہ اس زمانہ میں اس نُور سے سب سے زیادہ حصہ آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق نے لیا جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا ہے تا کہ دنیا میں اس نور کو پھیلائے۔ وہ آخری وحی جس کی روشنی تمام دنیا کے تمام کناروں تک پھیلنی ہے اسے اونچے سے اونچے میناروں پر رکھتا چلا جائے تا کہ دنیا اس کی روشنی سے فیضیاب ہو اور اس کام کو جاری رکھنے کی وجہ سے آپؑ کو، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خاتم الخلفاء کہا گیا ہے کہ آپؑ سے پہلے جو بھی اولیاء اور مجددین آئے ان کے ذریعہ مخصوص لوگوں اور مخصوص علاقوں میں اس تعلیم کو پھیلانے کا کام ہوتا رہا جو آنحضرت ﷺ لے کر آئے تھے۔

اب مسیح محمدی کے ذریعہ سے اس چراغ کو اونچے ترین طاقوں پر رکھ کر دنیا کے تمام کناروں تک یکدفعہ پہنچانے کا جو کام ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی ہونا ہے۔ اور آج ہم دیکھیں تو یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کے ذریعہ سے ہی ہو رہا ہے جو اسلام کی حقیقی تعلیم کو آنحضرت ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق پھیلانے کے کام انجام دے رہے ہیں اور اونچے ترین میناروں سے آپ کے اُسوہ، آپ کے اخلاق کو اور آپ کی تعلیم کو تمام دنیا میں یکدفعہ اس کو دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس خاتم الخلفاء کے بعد نظام خلافت ہی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ان طاقوں اور میناروں کو اونچا کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مفوضہ فرائض کو پورا کرنا ہے۔

اور پھر اس آیت سے جو اگلی آیت ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ۔ یُسَبِّحُ لَہٗ فِیْھَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ (النور:37) کہ ایسے گھروں میں جن کے متعلق اللہ نے اذن دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے، ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ یعنی یہ نور مسلمانوں کے گھروں میں ہے۔ ان گھروں میں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عمل کرنے والے ہیں۔ اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے ہیں۔ عبادات بجالانے والے ہیں۔ عمل صالح کی طرف ہر وقت توجہ رکھنے والے ہیں اور اسوہ رسول ﷺ کی پیروی کرنے والے ہیں۔ اور ایسے گھروں کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے گا، ان کا رفع کیا جائے گا۔ اور ایسے گھر جن کو بلند کیا جائے ان کی یہ نشانی بتائی گئی کہ وہ گھر ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس میں صبح و شام اس کی تسبیح کی جاتی ہے۔ یعنی نمازوں کی پابندی ہوتی ہے۔ پس اس نور سے حصہ لینے کے لئے اور دین کا مددگار بننے کے لئے پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور عبادتوں کی طرف توجہ دی جائے۔ صبح کی نماز بھی اور شام کی نماز بھی۔ صبح و شام کی عبادتوں کا ذکر ہے۔ پس جس نور سے حصہ لینا ہے اور اس کے فیض یافتہ لوگوں میں شمار ہونا ہے تو اس کے لئے پھر نبی کریم ﷺ کی اس بات کو بھی یاد رکھنا ہو گا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ (سنن النسائی کتاب عشرۃ النساء باب حب النساء حدیث نمبر 3940) اور یہ نماز ہی ہے جو ہر ایک کو اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بنے گی۔ عام طور پر ظہر عصر کی نمازیں جمع کرنے کا بڑا رواج ہو جاتا ہے جو سوائے مجبوری کے نہیں ہونا چاہئے۔ بعض دفعہ مجبوری میں ہوتا ہے لیکن ایک عادت نہیں بن جانی چاہئے۔

ایک حدیث میں آتا ہے، مسند احمد بن حنبل کی روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے۔ ان کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ظہر کی نماز سے قبل چار رکعتیں ادا کیا کرتے تھے۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ نے نماز سے پہلے ان چار رکعات پر دوام کیوں اختیار کیا ہے، بڑی باقاعدگی رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔ میں نے آپؐ سے پوچھا یعنی انہوں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ ایک ایسی گھڑی ہے جس میں آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اس لئے مَیں پسند کرتا ہوں کہ اس گھڑی میں میرا کوئی نیک عمل بلند ہو۔

(مسند احمد بن حنبل مسند ابو ایوب الانصاری جلد 7 صفحہ 777 حدیث 23947 ایڈیشن 1998ء مطبوعہ بیروت)

پس یہ تھے وہ لوگ جو اس نُور سے براہ راست فیض پاتے ہوئے اپنے ہر نیک عمل کو اپنی بلندی درجات کا ذریعہ بنانے کی کوشش کرتے تھے اور ان کے ہی گھر تھے جو اُس بلند مقام تک پہنچے۔ یہی وہ لوگ تھے جو اس بلند مقام تک پہنچے۔ وہ رضی اللہ عنہم بنے اور بعد میں آنے والوں کے لئے ایک نمونہ ٹھہرے۔

آج مسیح محمدی کے غلاموں کا بھی یہی کام ہے اور ان کی یہی کوشش ہونی چاہئے کہ اپنے اعمال کی بلندی کے

لئے جس حد تک بھی نیک عمل بجالانے کی کوشش ہو سکتی ہو، کی جائے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ نُور سے وہی فیض پائے گا جس کے پاس کچھ نُور رہو۔ اوراس کے حصول کے لئے اعمال شرط ہیں اور ہر موقع جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا ہے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ضرورت ہے۔

پھر ایک اگلی آیت میں اس کی مزید وضاحت فرمائی کہ صبح شام ذکر کس طرح کرنا ہے جس سے گھروں کو بلند کیا جائے گا۔ سورۃ نُور میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ۔ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ (النور:38) ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید وفروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے۔ وہ اُس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل خوف سے الٹ پلٹ ہو رہے ہوں گے اور آنکھیں بھی۔ پس اس کے بھی مقام ہیں جو صحابہ نے اس نور سے حصہ پا کر حاصل کئے۔ باوجود تمام گھریلو ذمہ داریوں کے، باوجود تمام معاشرتی ذمہ داریوں کے، باوجود تمام کاروباری ذمہ داریوں کے انہیں حقوق اللہ کی ادائیگی سے کوئی چیز غافل نہیں کر سکی۔ وہ اپنی عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے تھے۔ وہ اپنی نمازوں کو وقت پر اور باجماعت ادا کرنے والے تھے۔ جیسا کہ میں نے حدیث سے بتایا تھا کہ ظہر کی چار سنتیں اس لئے باقاعدگی سے پڑھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں، اپنا رفع کرنے والے بنیں۔ اسی طرح یہاں یہ بھی بیان ہوا کہ وہ زکوٰۃ دے کر دین کی ضرورتیں پوری کرنے والے تھے اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والے بھی تھے۔

پس اس مجسم نُور سے منسوب ہونے کی وجہ سے ان لوگوں کے یہ نمونے تھے جو آج تک ہمارے لئے مثال ہیں۔ آج بھی اِن نمونوں کو قائم کرنے کی ضرورت ہے جس طرح کہ اوّلین نے یہ قائم کئے تھے۔ آج کل اس زمانہ میں تجارت اور بیع کی طرف کچھ زیادہ توجہ ہے اس لئے عبادتوں کی طرف کوشش بھی زیادہ کرنی چاہئے اور توجہ زیادہ دینی چاہئے۔

تجارت اور بیع کا فرق کیا ہے؟ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ تجارت تو خرید وفروخت ہے۔ لینا اور دینا۔ خریدنا اور بیچنا۔ لیکن بیع صرف فروخت ہے (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 333) اور آج کل کے زمانے میں اگر دیکھیں تو یہ سروسز (Services) جو ہیں یہ صرف بیع میں شمار ہوتی ہیں اور اس ملک میں یہ سب سے زیادہ ہیں، یہ بھی نمازوں کی ادائیگی سے روکتی ہیں۔ اپنے کام کو وقت پر ختم کرنے کی کوشش میں اپنے فرائض کو اور جو اصل ذمہ داری ہے اس کو لوگ بھول جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو حقیقی مومن ہیں ان کو دنیا میں مصروف رہنے کے باوجود آخرت کا خوف رہتا ہے اور ان کی تجارتیں اور ان کے دوسرے کام انہیں خدا تعالیٰ کی عبادت اور حقوق العباد کی ادائیگی سے غافل نہیں کرتے۔ بلکہ ہر وقت ان کے سامنے وہ نظارہ رہتا ہے کہ جہاں مرنے کے بعد جواب دینا ہوگا۔ وہ فرض عبادتوں کی ادائیگی کرنے کی بھی کوشش کر رہے ہوتے ہیں اس طرف ان کی توجہ ہوتی ہے اور نوافل کی ادائیگی کی طرف بھی ان کی توجہ ہوتی ہے۔

پھر آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۔ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (النور:39) تا کہ اللہ انہیں ان کے بہتر اعمال کے مطابق جزا دے جو وہ کرتے رہے ہیں اور اپنے فضل سے انہیں مزید بھی دے اور اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

پس وہ نُور جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی ذات میں پیدا فرمایا اور جو کامل تعلیم آپ پہ اُتاری وہ مومنوں کے گھروں کو بھی بلند کرنے کا باعث بنی۔ اور یہ ایک ایسا جاری سلسلہ ہے جو اس پر عمل کرنے سے ہمیشہ جاری رہے گا اور یہی اللہ تعالیٰ کا اس آیت میں بھی اور بعض دوسری آیات میں بھی وعدہ ہے۔ فرماتا ہے کہ ان اعمال صالحہ کو اپنے گھروں میں رائج کرنے سے، اپنے دلوں میں بٹھاتے ہوئے ان پر عمل کرنے سے، تم ان کی بہترین جزا پاؤ گے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ صرف اتنا ہی نہیں دیتا جتنا عمل کیا گیا ہے۔ فرمایا کہ اپنے فضل سے تمہیں مزید دے گا۔ تم ایک قدم اوپر چڑھنے کی کوشش کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے فضل سے کئی قدم اوپر چڑھا دے گا اور پھر اللہ تعالیٰ مالک ہے اس طرح نوازتا ہے کہ جس کا کوئی حساب اور شمار نہیں ہے درجات بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس نور کو جو آنحضرت ﷺ کے ذریعہ ہمیں ملا اپنے گھروں میں اور اپنے دلوں میں رائج کرنے کی اور اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنے بڑھتے ہوئے فضلوں اور رحمتوں سے ہمیشہ نوازتا چلا جائے۔ ہمیشہ ہم نیک اعمال بجالانے والے ہوں۔

☆☆☆☆☆

وفا کے دیئے ہم جلاتے رہیں گے

وفا کے دیئے ہم جلاتے رہیں گے یہ جشنِ خلافت مناتے رہیں گے
جو آقا سے وعدہ کیا ہم نے مل کر
دل و جاں سے اس کو نبھاتے رہیں گے
ترے دیں کی خاطر جو آواز آئے
ہر اس حکم پر سر جھکاتے رہیں گے
وفا کے دیئے ہم جلاتے رہیں گے یہ جشن خلافت مناتے رہیں گے
اٹھا تھا منادی جو حکم خدا سے
صدا قادیاں کی سناتے رہیں گے
یہ جلسے یہ خطبے چراغاں مٹھائیاں
یہ خوشیاں سبھی ہم مناتے رہیں گے
وفا کے دیئے ہم جلاتے رہیں گے یہ جشن خلافت مناتے رہیں گے
محمدؐ کے عاشق ہیں مہدی کے پیارے
سبق کل جہاں کو پڑھاتے رہیں گے
خلافت کا دامن نہ چھوڑیں گے ہرگز
صداقت کی شمعیں جلاتے رہیں گے
وفا کے دیئے ہم جلاتے رہیں گے یہ جشن خلافت مناتے رہیں گے
خلیفہ جو آئے بہت نور لائے
اُسی نور کو ہم پھیلاتے رہیں گے
محبت کا پیغام لیکر جہاں میں
کدورت دلوں سے مٹاتے رہیں گے
وفا کے دیئے ہم جلاتے رہیں گے یہ جشن خلافت مناتے رہیں گے

(صدیقہ قیصرہ بنت مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر درویش قادیان)

درخواست دُعا

☆...... میرے والد مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش قادیان تین ماہ سے علیل ہیں، زکام اور چھینکوں نے اور کمزور کر دیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت دے اور محتاج زندگی سے بچائے آمین۔ نیز اللہ تعالیٰ میرے بچوں کو نیک اور خادم دین بنائے اور نیک نصیب کرے۔ میری چھوٹی بیٹی طوبیٰ مبارکہ ۱۳ سال کی ہے ذہنی معذور ہے جس کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم سے میری تمام پریشانیوں کو دور کرے اور خلافت کی نعمتوں سے فیض یاب کرے۔ آمین

(صدیقہ قیصرہ قادیان)

☆......(۱) مکرم ارشاد احمد صاحب معلم و بچگان شولا پور، (۲) مکرم شیخ مامون صاحب معلم شولا پور۔ (۳) رفیق احمد خان صاحب ڈرائیور شولا پور (۴) عقیل احمد صاحب سرکل انچارج شولا پور (۵) انصار علی صاحب معلم شولا پور (٦) اکبر رمضان صاحب شولا پور۔ یہ سب افراد اپنے اور اپنے اہل وعیال کی دینی و دنیاوی ترقیات صحت وسلامتی والی درازی عمر نیز تمام مرادیں پوری ہونے اور بچوں کے روشن مستقبل کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (مینیجر بدر قادیان)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

تقریر
جلسہ سالانہ
قادیان ۲۰۰۸

خلافت احمدیہ کے ذریعہ توحید کا قیام

از۔ حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب۔صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان

سورۃ الاخلاص : قرآن مجید کی ایک عظیم الشان سورۃ ہے۔اس میں خدا تعالیٰ کی توحید کو نہایت عمدگی سے مختصر لیکن جامع طور پر پیش کیا گیا ہے۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ اس سورۃ کو بہت پڑھا کرتے تھے اور آپ نے اسے ایک تہائی قرآن مجید کے برابر قرار دیا تھا جس سے اس کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے ذکر کیا تھا کہ مجھے یہ سورۃ پسند ہے تو حضور ﷺ نے اسے بشارت دی تھی کہ اس سورۃ کی محبت اسے بہشت لے جائے گی۔اس سورۃ کا ترجمہ اس طرح ہے:۔بسم اللہ الرحمن الرحیم۔اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا ہے بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قل ھو اللہ احد۔تو کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔اللہ الصمد۔اللہ بے احتیاج ہے۔لم یلد ولم یولد۔نہ اُس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ولم یکن لہ کفوا احد۔اوراس کا کبھی کوئی ہمسر نہیں ہوا۔

(ترجمۃ القرآن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

یہ سورۃ سورۃ الاخلاص کے نام سے کیوں زیادہ تر مشہور ہے؟ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سورۃ میں خالص اللہ تعالیٰ کی توحید کا اور صفاتِ اضافیہ اور سلبیہ کا ذکر ہے۔اور سوائے خدا تعالیٰ کے جلال کے بیان کے اور کسی امر کا اس سورۃ شریفہ میں ذکر نہیں ہے۔جو کوئی اس کے بیان پر پورا ایمان رکھے وہ اللہ کے دین میں مخلص ہے۔

قرآن مجید سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جتنے بھی رسول دنیا میں آئے ان کا مقصد یہی تھا کہ دنیا میں توحید قائم ہو۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الٰہ الا انا فاعبدون۔ (الانبیا۲۶:۲۱)

یعنی اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر ہم اس کی طرف وحی کرتے تھے کہ یقیناً میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری عبادت کرو۔توحید یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور اُس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہیں کی جائے۔خلیفہ چونکہ نبی کا جانشین ہوتا ہے اس لئے اس کا بھی یہی مقصد ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو بتائے کہ اللہ کے سوا کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں ہے صرف اس کی عبادت کی جائے۔چنانچہ آیت استخلاف میں خلافت کا پھل یہی بتایا گیا ہے کہ

یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً
(النور:۵۶:۲۴)

یعنی وہ میری عبادت کریں گے۔میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بننے کے بعد اپنے پہلے خطبہ جمعہ میں ہی فرمایا تھا کہ:۔

”خلافت کے قیام کا مدعا توحید کا قیام ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اٹل۔ایسا کہ جو کبھی ٹل نہیں سکتا۔زائل نہیں ہوسکتا اس میں کوئی تبدیلی کبھی نہیں آئے گی۔

یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً
(النور:۵۶)

کہ خلافت کا انعام یعنی آخری پھل تمہیں یہ عطا کیا جائے گا کہ میری عبادت کروگے میرا کوئی شریک نہیں ٹھہراؤ گے۔کامل توحید کے ساتھ میری عبادت کرتے چلے جاؤ گے اور میرے حمد و ثنا کے گیت گایا کروگے۔یہ وہ آخری جنت کا وعدہ ہے جو جماعت احمدیہ سے کیا گیا ہے“(خطبات طاہر جلد اوّل صفحہ ۲)

اس زمانہ کے مامور من اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی اور مسیح موعود اور موعود اقوام عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توحید کے تعلق سے چند اقتباسات پیش کرتا ہوں۔

جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ اطلاع دی کہ آپ کی وفات کا وقت قریب ہے تو آپ نے ایک رسالہ الوصیت تحریر فرمایا جس میں آپ نے اپنی جماعت کو اس کی خبر دی اور حوصلہ افزائی فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بعد خلافت کے ذریعہ آپ کے مشن کو جاری رکھے گا۔اور آپ نے اپنی جماعت کو نہایت دردمندانہ انداز میں بعض نصیحتیں فرمائیں۔آپ نے فرمایا:

”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا سوتم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے“ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت میں جہاں توحید کی اشاعت کی طرف توجہ دلائی وہاں یہ بھی توجہ دلائی کہ ہم خود بھی حقیقی طور پر توحید کو اختیار کریں۔چنانچہ آپ نے فرمایا:

”خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔کینہ وری سے پرہیز کرو۔اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ“۔

نیز فرمایا:

”اے سننے والو سنو کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اس کے ہو جاؤ۔اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔نہ آسمان میں نہ زمین میں“۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے۔

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلیفہ بننے کے بعد شرائط بیعت پر بصیرت افروز خطبات دئے تھے۔بیعت کی پہلی شرط یہ ہے کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو شرک سے مجتنب رہے گا۔

اس شرط کی وضاحت کرتے ہوئے حضور اقدس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اقتباس پیش فرمایا تھا کہ:۔

”توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لا الٰہ الا اللہ کہیں اور دل میں ہزاروں بت جمع ہوں۔بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہئے یا اپنے نفس کو عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہئے۔ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بت پرست ہے۔بت صرف وہی نہیں جو سونے یا چاندی یا پیتل یا پتھر وغیرہ سے بنائے جاتے اور ان پر بھروسہ کیا جاتا ہے بلکہ ہر ایک چیز یا قول یا فعل جس کو وہ عظمت دی جائے جو خدا تعالیٰ کا حق ہے وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بت ہے۔

یاد رہے کہ حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بت ہو خواہ انسان ہو خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر و فریب ہو منزہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا۔کوئی رازق نہ ماننا۔کوئی معز اور مُذل خیال نہ کرنا۔کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا۔اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اسی سے خاص کرنا اپنی عبادت اسی سے خاص کرنا۔اپنی اُمیدیں اسی سے خاص کرنا اپنا خوف اسی سے خاص کرنا پس کوئی توحید بغیر ان تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہوسکتی۔اوّل ذات کے لحاظ سے توحید یعنی اس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا اور تمام کو ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت خیال کرنا۔دوم صفات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کے صفات بجز ذاتِ باری کسی میں قرار نہ دینا۔اور جو بظاہر رب الانواع یا فیض رساں نظر آتے ہیں یہ اس کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا۔تیسرے اپنی محبت اور صدق اور صفا کے لحاظ سے توحید یعنی محبت وغیرہ شعار عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ گردانا اور اسی میں کھوئے جانا“۔

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۵۰:۳۴۹)

اپنی مشہور کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”حسن ایک ایسی چیز ہے جو بالطبع دل اس کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اس کے مشاہدہ سے طبعاً محبت پیدا ہوتی ہے سو حُسنِ ذات باری تعالیٰ اس کی وحدانیت اور اس کی عظمت اور بزرگی اور صفات ہیں جیسا کہ قرآن شریف نے یہ فرمایا ہے:

قل ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد۔ لم یلد ولم یولد۔ ولم یکن لہ کفوا احد۔

یعنی خدا اپنی ذات اور صفات اور جلال میں ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔سب اس کے حاجت مند ہیں۔ذرہ ذرہ اس سے زندگی پاتا ہے وہ کل چیزوں کیلئے مبدءِ فیض ہے اور آپ کسی سے فیض یاب نہیں۔وہ نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کسی کا باپ اور کیونکر ہو کہ اس کا کوئی ہم ذات نہیں۔قرآن نے بار بار خدا کا کمال پیش کرکے اور اس کی عظمتیں دکھلا کے لوگوں کو توجہ دلائی ہے کہ دیکھو ایسا خدا دلوں کو مرغوب ہے نہ کہ مردہ اور کمزور اور کم رحم اور کم قدرت“

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۵۲)

اپنے منظوم کلام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دردمندانہ انداز میں درس توحید اس طرح دیا۔آپ فرماتے ہیں:

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اس میں وہ کیا نہیں
سورج پہ غور کرکے نہ پائی وہ روشنی
جب چاند کو بھی دیکھا تو اس یار سا نہیں
واحد ہے لا شریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اُس کو فنا نہیں
سب خیر ہے اسی میں کہ اس سے لگاؤ دل
ڈھونڈو اسی کو یارو بتوں میں وفا نہیں
اس جائے پر عذاب سے کیوں دل لگاتے ہو
دوزخ ہے یہ مقام یہ بستاں سرا نہیں

ہم جو یہ جلسہ سالانہ منعقد کرتے ہیں اس کا بھی مقصد یہی ہے کہ دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جائے اور اپنے مولیٰ کریم اور رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں ترقی کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت الحاج حافظ حکیم مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کو احمدیت کا پہلا خلیفہ بنایا اور آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کہلائے۔ایک مخالف اخبار”کرزن گزٹ نے لکھا کہ

”اب مرزائیوں میں کیا رہ گیا ہے۔اُن کا سرکٹ چکا ہے۔ایک شخص جو اُن کا امام بنا ہے اس سے تو کچھ ہوگا نہیں ہاں یہ ہے کہ تمہیں کسی مسجد میں قرآن سنایا کرے“ (تاریخ احمدیت جلد ۳ صفحہ ۲۲۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر فرمایا سبحان اللہ یہی تو کام ہے۔خدا توفیق دے۔حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ عاشق قرآن تھے۔وہ اپنی زندگی کے آخر تک قرآن مجید کا درس دیتے رہے اور وفات کے وقت انہوں نے اپنے جانشین کو یہ وصیت کی کہ قرآن اور حدیث کا درس جاری رہے۔

قرآن مجید توحید کی تعلیم سے بھرا ہوا ہے۔بفضلہ تعالیٰ اصل کام خلفائے احمدیت کا یہی رہا کہ قرآن مجید کی طرف توجہ دلائیں اور قرآن مجید کو پھیلائیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب تک 68 زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کی جماعت احمدیہ کو توفیق ملی ہے۔الحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ کی توحید کا گہرا تعلق عبادت اور نماز سے ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

انی انا اللہ لا الٰہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوٰۃ لذکری۔(طٰہٰ ۱۵:۲۰)

چنانچہ مساجد کی تعمیر کی طرف خلفاء احمدیت کی خاص توجہ رہی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ۱۹۱۰ء میں مسجد نور قادیان میں بنائی گئی۔ آپ ہی کے مبارک ہاتھوں سے اس کا سنگ بنیاد بھی رکھا گیا اور افتتاح بھی کیا گیا۔ الحمدللہ۔ بفضلہ تعالیٰ یہ مسجد پیش خیمہ رہی بہت سی مسجدوں کی تعمیر کا جو بعد میں خلفاء نے بنائیں۔ بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۲۴ء میں لندن کی تاریخی مسجد مسجد فضل لندن کا سنگ بنیاد رکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسپین میں مسجد بشارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ مسجد کا افتتاح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ گزشتہ سال ہمارے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے کئی مسجدوں کا افتتاح کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ کیلگری کینیڈا میں، پیرس فرانس، برلن جرمنی میں، بریڈفورڈ یوکے میں، چنئی صوبہ تامل ناڈو ہندوستان میں اور ارناکلم صوبہ کیرالہ ہندوستان میں، جماعت احمدیہ پر یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ وہ ہمیں مسجدیں بنانے کی توفیق دے رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے یہ پیارے الفاظ یاد آتے ہیں:۔ تو نے ہی میرے جانی خوشیوں کے دن دکھائے الحمدللہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دورِ خلافت میں گھوڑے پر سے گر گئے تھے اور آپ کی مبارک پیشانی پر شدید چوٹیں آئی تھیں۔ بیماری کے ایام میں آپ نے احباب کو مخاطب کر کے ایک قیمتی نصیحت فرمائی تھی۔ جو پیش خدمت ہے۔ آپ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بڑا فضل ہے۔ اس بیماری میں خدا تعالیٰ نے اپنی قدرتوں اور بندہ نوازیوں کے عجیب جلوے دکھائے ہیں۔ میں اس بیماری میں دعاؤں کا بڑا قائل ہو گیا ہوں۔ دعائیں مجھ پر بڑا فضل کرتی ہیں۔ میرے خدا نے مجھ پر بڑے بڑے احسان کئے ہیں۔ میرا جی چاہتا ہے خدا تعالیٰ مجھ کو طاقت دے تو تم پر وہ انعامات بیان کروں۔ جو خدا تعالیٰ نے مجھ پر فرمائے ہیں۔ آج بھی مجھ کو الہام ہوا۔

اغننی بفضلک عن من سواک

نیند کیلئے ڈاکٹر مجھے دوائی پلاتے تھے کہ کسی طرح نیند آجائے۔ نیند نہیں آتی تھی۔ آج میں نے دوا جو چھوڑ دی تو پانچ گھنٹے نیند آئی۔ خدا تعالیٰ بڑا بادشاہ ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ یہ میری نصیحت یاد رکھو۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھو۔ اللہ تعالیٰ سے بڑی بڑی امیدیں رکھو۔ یہ جو مشکلات آتے ہیں درجہ بلند کرنے کیلئے آتے ہیں۔ ان مشکلات سے ہرگز مت گھبراؤ۔ اور خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرو۔ یہ مختصر نصیحت ہے۔ مگر ضروری ہے اور یاد رکھنے والی ہے۔ معمولی نہ سمجھو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو اور تمہارا حافظ و ناصر ہو۔ آمین''۔ (حیات نور ص ۵۰۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا دوسرا خلیفہ بنایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ مصلح موعود بھی تھے۔ آپ کی مبارک خلافت میں تبلیغ اسلام کے لئے مشن تمام دنیا میں قائم کئے گئے اور کئی مخلصین جماعت نے اپنی زندگیاں خدمت دین کیلئے وقف کر دیں۔

آپ کے متعدد توحید کے قیام اور اشاعت کے سنہری کارناموں میں سے ایک عظیم الشان کارنامہ یہ رہا کہ آپ نے قرآن مجید کی بے نظیر تفاسیر تحریر فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے مطہر دل پر قرآن مجید کے غیر معمولی معارف کھولے۔ آپ کی تفسیر کبیر چھ ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ اس میں سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرۃ سورۃ یونس تا سورۃ عنکبوت اور آخری سپارے کی سورتوں کی تفسیر ہے۔ یہ کم وبیش نصف قرآن مجید بنتا ہے۔ گو آپ باقی نصف قرآن کی تفصیلی تفسیر نہیں تحریر فرما سکے لیکن آپ نے اپنی آخری عمر میں سارے قرآن مجید کا با محاورہ ترجمہ اور مختصر تفسیر شائع فرمائی جو تفسیر صغیر کہلاتی ہے۔ اس تفسیر سے پہلے قریباً ایک صد صفحات پر مشتمل نہایت مفید انڈیکس دیا گیا ہے۔

خاکسار آپ کی تفسیر کبیر سورۃ الاخلاص سے چند بصیرت افروز اقتباسات پیش کرتا ہے۔ آپ سورۃ الاخلاص کا با محاورہ ترجمہ اس طرح فرماتے ہیں:

''میں اللہ کا نام لیکر جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے پڑھتا ہوں۔ ہم ہر زمانے کے مسلمان کو حکم دیتے ہیں کہ تو دوسرے لوگوں سے کہتا چلا جا کہ پکی اور اصل بات یہ ہے کہ اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے۔ اللہ وہ ہستی ہے جس کے سب محتاج ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اُس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا ہے اور اس کی صفات میں اس کا کوئی شریک کار نہیں''۔

قل ھو اللہ احد کی تفسیر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:''احد کا لفظ عربی میں اُس وقت بولا جاتا ہے جب دوسرے عدد کا ذہن میں کوئی مفہوم ہی پیدا نہ ہو مثلاً اُردو میں اس کی مثال لفظ اکیلا ہے اور انگریزی میں اس کو کہتے ہیں Oneness توحید کامل کا نتیجہ توکل کامل ہوتا ہے۔ جب انسان سمجھ جائے کہ اور کچھ ہے ہی نہیں تو پھر خدا کے سوا وہ کسی پر سہارا نہیں کر سکتا۔ کسی مقام پر ڈاکٹر بھی ہو۔ حکیم اور وید بھی اور ہومیوپیتھک ڈاکٹر بھی تو ڈاکٹر کے علاج سے آرام نہ ہونے کی صورت میں بیمار دار حکیم کی طرف بھاگے جاتے ہیں اور اس کی دوائی سے فائدہ نہ دیکھ کر وید کی طرف اور پھر ہومیوپیتھک معالج کی طرف۔ پھر ایک ہی قسم کے ڈاکٹر ہیں اگر ایک سے زیادہ ہوں تو کبھی گھبرا کر ایک کی طرف جاتے ہیں اور کبھی دوسرے کی طرف۔ مگر جب نظر ہی کوئی نہ آئے تو کوئی دوڑ دھوپ نہیں ہوتی۔ اللہ الصمد۔ صمد اس ہستی کو کہتے ہیں کہ جو خود کسی کی محتاج نہ ہو بلکہ باقی سب چیزیں اُس کی محتاج ہوں۔ قل ھو اللہ احد میں یہ دعویٰ تھا کہ اللہ ہے اور ایک ہے۔ اب اس کی دلیل اللہ الصمد میں دی گئی ہے۔

کائنات عالم پر غور کرنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہاں کی ہر چیز تغیر پذیر ہے اور اپنی ہستی کے قیام کے لئے دوسروں کی محتاج ہے۔ اس لئے کسی ایسی ہستی کا ماننا جو ان محتاج ہستیوں کو وجود میں لانے والی ہو ضروری ہے۔ غرض اللہ الصمد میں خدا تعالیٰ کے وجود کی ایک نہایت ہی عجیب دلیل دی گئی ہے۔ اس مختصر سورۃ کے ذریعہ جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی کا ثبوت دیا ہے وہاں شرک کا کلیۃً استیصال کر دیا ہے۔ شرک دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کہ کئی وجود خدا کی حیثیت رکھنے والے ہوں۔ چاہے اس سے چھوٹے ہوں یا بڑے۔ دوسرے یہ کہ خدا کے سوا باقی ہو تو مخلوق ہی مگر اُسے خدائی کا درجہ دیا گیا ہو۔ تو ایک شرک فی الذات ہے اور دوسرا شرک فی الصفات۔ اللہ تعالیٰ نے قل ھو اللہ احد کہہ کر تمام ان لوگوں کے عقائد کی تردید کر دی جو تین خدا کہتے ہیں یا دو خداؤں کے قائل ہیں یا خدا کا بیٹا یا بیٹیاں تجویز کرتے ہیں یا اور بتوں کو پوجتے ہیں چنانچہ قل ھو اللہ احد کے بعد اللہ الصمد اور پھر لم یکن لہ کفواً احد کہہ کر بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں جو لوگ شرک کرتے ہیں اور دوسروں کو اس کی صفات میں شریک قرار دیتے ہیں۔ یہ اُن کی غلطی ہے۔ خواہ کتنا ہی کوئی بڑا انسان ہو وہ اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے نہ اُس کے مرتبہ کو کوئی پہنچ سکتا ہے اور نہ اُس کا کوئی شریک فی الفعل ہو سکتا ہے۔

آیت (ولم یکن لہ کفوا احد) میں بتایا گیا ہے کہ صرف یہی نہیں کہ خدا کسی کا بیٹا نہیں یا خدا کے آگے کوئی بیٹا نہیں بلکہ اس کا مماثل اور مشابہ بھی کوئی نہیں۔ اب رہا یہ سوال کہ اس کی دلیل کیا ہے۔ سو اس کی دلیل قرآن شریف میں دوسری جگہ پر دی گئی ہے اور وہ یہ ہے۔ لوکان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا (الانبیاء 21;23)

یعنی اگر دو مماثل ہستیاں ہوتیں تو دنیا میں فساد پڑ جاتا۔ کیونکہ دو مماثل ہستیاں ہونے کے یہ معنی ہوتے کہ ان مماثل ہستیوں میں سے ایک بے کار رہے کیونکہ اگر دونوں ہستیاں ایک سا کام کر سکتی ہیں تو پھر فضول طور پر دو ہستیاں کیوں ہیں۔ پس لفسدتا کے یہی معنے ہیں کہ زمین و آسمان کی پیدائش بیکار ہو جاتی۔ دوسرے یہ بتایا ہے کہ اگر مماثل ہستیاں ہونگی تو وہ متوازی سکیمیں بھی دنیا میں چلائیں گی لیکن اگر متوازی سکیمیں اس دنیا میں چلتیں تو دنیا کا ایک حصہ کسی اور طرف جا رہا ہوتا اور دوسرا حصہ کسی اور طرف جا رہا ہوتا مگر ایسا نہیں ہے۔ ساری دنیا میں ہمیں ایک ہی قانون چلتا ہوا نظر آ رہا ہے حتیٰ کہ جو قانون سورج پر جاری ہے وہی زمین پر بھی جاری ہے اور وہی ماوراء حما بھی جاری ہے۔ یعنی ان دونوں کروں سے اوپر بھی جاری ہے۔ پس جبکہ ایک ہی قانون دنیا میں جاری ہے تو دو مماثل ہستیاں جو ایک سی طاقت رکھتی ہوں ان کا وجود باطل ہو جاتا ہے'' (تفسیر کبیر)

اب میں حضرت مصلح موعودؓ کا ایک منظوم کلام پیش کرتا ہوں جو آپ کی بلند شخصیت کا آئینہ دار ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

بتاؤں تمہیں کیا کہ کیا چاہتا ہوں
ہوں بندہ مگر میں خدا چاہتا ہوں
میں اپنے سیاہ خانہ دل کی خاطر
وفاؤں کے خالق وفا چاہتا ہوں
جو پھر سے ہرا کر دے ہر خشک پودا
چمن کے لئے وہ صبا چاہتا ہوں
مجھے بیر ہرگز نہیں ہے کسی سے
میں دنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

الحمدللہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بہت ہی بابرکت ۵۲ سال کی خلافت رہی آپ کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کے فرزند اکبر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کو خلیفۃ المسیح الثالث بنایا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد جماعت پر شدید غم کی حالت طاری تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو بیعت لینے کے بعد ایسا خطاب کرنے کی توفیق بخشی جو توحید سے لبریز تھا اور جماعت کے لئے بے حد ہمت افزا تھا آپ نے فرمایا: ہمارا پیار امولا ہر شے پر قادر ہے بلکہ اس لئے کہ وہ دنیا پر ثابت کرنا چاہتا ہے کہ ہر نگاہ میری طرف اٹھنی چاہئے لہذا بڑا ہو یا چھوٹا ہو آخر بندہ ہی ہے۔ تمام فیوض کا منبع اور تمام برکات کا حقیقی سرچشمہ میری ہی ذات ہے۔ یہ توحید کا سبق دلوں میں بٹھانے کے لئے وہ اپنے ایک بندے کو اپنے پاس بلا لیتا ہے اور ایک دوسرے بندے کو جو دنیا کی نگاہوں میں انتہائی طور پر کمزور اور ذلیل اور نا اہل ہوتا ہے کہتا ہے کہ اٹھ اور میرا کام سنبھال۔ اپنی کمزوریوں کی طرف نہ دیکھ اپنی کم علمی اور جہالت کو نظر انداز کر دے ہاں میری طرف دیکھ کہ میں تمام طاقتوں کا مالک ہوں۔ میرے سے ہی امید رکھ اور مجھ پر ہی توکل کر کہ تمام علوم کے سوتے مجھ سے ہی پھوٹتے ہیں...... جب سے ہمیں یہ ہوش آئی ہے ہم یہی سنتے آئے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اگر یہ سچ ہے اور یقیناً سچ ہے تو پھر نہ مجھے گھبرانے کی ضرورت ہے اور نہ آپ میں سے کسی کو گھبرانے کی ضرورت ہے جس نے یہ کام کرنا ہے وہ یہ کام ضرور کرے گا اور یہ کام ہو کر رہے گا۔

(بدر 17.6.1982)

توحید کا بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ وحدت قائم ہوتی ہے اور وحدت کے ذریعہ اتفاق اور محبت میں ترقی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ یہ قیمتی Motto دنیا کو دیا کہ Love for all ,Hatred for none محبت سب کے لئے نفرت کسی کے لئے نہیں۔ بفضلہ تعالیٰ یہ Motto دنیا بھر میں بہت مشہور رہا اور سب لوگ اسے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں الحمدللہ ثم الحمدللہ

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا افضل الذکر لا الہ الا اللہ یعنی تمام ذکروں سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود، مطلوب مطاع نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح رحمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی کے اختتام پر یہ القاء فرمایا کہ چودھویں صدی کا الوداع اور پندرہویں صدی کا استقبال لا الہ الا اللہ کے ورد سے کیا جانا چاہئے۔ چنانچہ چودھویں صدی کے آخری سال سے دنیا بھر کی تمام احمدی جماعتوں نے

لا الہ الا اللہ کا ورد التزام سے کیا الحمد للہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے معالج جو حضور کی آخری بیماری میں حضور کا علاج کر رہے تھے بتاتے ہیں کہ حضور اپنی آخری بیماری میں قرآن مجید بہت پڑھا کرتے تھے اور آپ کی زبان مبارک پر یہ کلمات جاری تھے کہ اللہ ہی اللہ ہے۔ اللہ ہی اللہ ہے۔ اللہ ہی اللہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو خلیفۃ المسیح الرابعؒ یعنی جماعت احمدیہ کا چوتھا خلیفہ بنایا۔ آپ بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاجزادے تھے۔ آپ نے اپنی خلافت میں اس بات پر بہت زور دیا کہ ہر احمدی کو داعی الی اللہ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلانے والا بن جانا چاہئے۔ آپ کی خلافت میں جماعت احمدیہ کو نہایت ہی دردناک دور سے گزرنا پڑا۔ 26 اپریل 1984ء کو حکومت پاکستان نے انتہائیٔ ظالمانہ آرڈیننس پاس کیا جس کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) استعمال کرنے سے منع کیا گیا۔ اذان دینے سے روکا گیا۔ کلمہ پڑھنے والوں کو تین سال قید و بند کی سزا دی گئی۔ جماعت احمدیہ کی کئی مساجد سے کلمہ طیبہ مٹایا گیا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ 7 دسمبر 1984ء میں نہایت ہی پر جلال خطاب فرمایا آپ نے فرمایا:

کلمہ کیا ہے؟ کلمہ تو عبودیت اور الوہیت کے کامل اتصال کا نام ہے۔ کلمہ تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے اس معراج کا مظہر ہے جس نے بندہ کو خدا سے ملا دیا تھا۔ اور جس سے اوپر وصل کا کوئی مقام نہیں ہے۔ کلمہ تو وہ نور ہے جو تاریکیوں کو روشن کرتا ہے۔ کلمہ تو وہ آب حیات ہے جس سے مردہ دل زندگی پاتے ہیں اور جس سے زندگیوں کو ایک ایسی لازوال حیات نصیب ہوتی ہے کہ جو موت کے نام سے نا آشنا ہو۔ وہ کلمہ ہی ہے جو آسمان کو بھی روشن کئے ہوئے ہے اور زمین کو بھی روشن کئے ہوئے ہے۔

احمدی کسی قیمت پر بھی کلمہ سے جدا نہیں ہوں گے۔ ان کی زندگیاں ان کو چھوڑ سکتی ہیں مگر کلمہ احمدی کو نہیں چھوڑے گا اور احمدی کلمہ کو نہیں چھوڑے گا۔ ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر سکتی ہے مگر کلمہ کو ساتھ لے کر اٹھے گی اور ناممکن ہے کہ ان کی روح سے کلمہ کا تعلق کاٹا جائے۔ ان کی رگ جان تو کاٹی جا سکتی ہے مگر کلمہ طیبہ کی محبت کو ان سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

احمدیوں کی کیفیت تو یہ ہے کہ جس طرح حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے ظاہری وجود کو جب خطرہ تھا تو انصار کے دل سے ایک بے ساختہ آواز اٹھی تھی کہ یا رسول اللہ ہم آپ کے آگے بھی لڑیں گے اور آپ کے پیچھے بھی لڑیں گے اور آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور آپ کے بائیں بھی لڑیں گے اور خدا کی قسم دشمن نہیں پہنچ سکتا آپ تک جب تک کہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ نکلے۔ آج حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا ظاہری وجود تو ہم میں نہیں ہے لیکن آپ کی یہ پاک نشانی ہمیں دل و جان سے زیادہ پیاری ہمارے اندر موجود ہے۔ یعنی وہ کلمہ طیبہ جس میں توحید باری تعالیٰ کا محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات کا اتصال ہوتا ہے جو کچھ بھی عزیز تر ہو سکتا ہے انسان کو وہ سب اس میں مجتمع ہے اس لئے ہم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو مخاطب کر کے یہ وعدہ ضرور کرتے ہیں کہ اے خدا کے پاک رسول جو سب محبوبوں سے بڑھ کر ہمیں محبوب ہے خدا کی قسم تیری اس پاک نشانی تک ہم لوگوں کو نہیں پہنچنے دیں گے ہم اس کے آگے بھی لڑیں گے اور اس کے پیچھے بھی لڑیں گے اور اس کے دائیں بھی لڑیں گے اور اس کے بائیں بھی لڑیں گے اور دشمن کے ناپاک قدم نہیں پہنچ سکیں گے جب تک ہماری لاشوں کو روندتے ہوئے یہاں تک نہ پہنچیں۔ اس لئے یہ تو ہر احمدی کے دل کی آواز ہے"

(خطبات طاہر جلد ۳ صفحہ ۷۰۹)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ایک بلند پایہ مصنف بھی تھے آپ کی صرف ایک تصنیف کا ذکر کرتا ہوں جس کا عنوان ہے Revelation,Rationality,Knowledge and Truth اس کتاب کا ترجمہ عربی، اردو اور ملیالم زبانوں میں ہو چکا ہے اس معرکۃ آراء تصنیف میں حضور اقدس نے قرآن مجید کی کئی آیات کی سائنسی تفسیر بیان فرمائی ہے نیز اس کتاب میں رد دہریت بھی ہے اور ردّ شرک بھی۔ Sir Isaac Newton دنیا کے چوٹی کے سائنسدان ہیں۔ ان کے بارے میں حضور اس کتاب میں فرماتے ہیں کہ جب تک انہوں نے ورثہ میں ملنے والے مذہبی عقائد کا شعوری طور پر سائنسی جائزہ نہیں لیا تھا وہ تثلیث کے عقیدہ پر مضبوطی سے قائم رہے لیکن بعد میں جب انہوں نے اپنے ایمان کو عقل و استدلال کی کسوٹی پر پرکھا تو عقیدہ تثلیث رد کرنے کے سوا ان کے لئے کوئی چارہ نہ رہا۔ کیوں کہ ان کے نزدیک تثلیث کا عقیدہ عقل کی کسوٹی پر پورا نہیں اترتا۔ وہ Cambridge University کے College of the Holy and Undivided Trinity کے Fellow کے گراں قدر عہدہ پر کئی سال تک فائز تھے۔ 1675ء میں ان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ یا تو اپنے عہدہ سے دستبردار ہو جائیں یا پھر اپنے نظریات کو ترک کر کے اپنے راسخ العقیدہ عیسائی ہونے کا حلفیہ اعلان کریں۔

نیوٹن نے ایسا کرنے سے انکار کیا جس کے نتیجہ میں وہ نہ صرف فیلوشپ سے محروم ہوئے بلکہ ان کا ساٹھ پاؤنڈ سالانہ کا معقول وظیفہ بھی بند کر دیا گیا جو اس زمانہ کے لحاظ سے کوئی معمولی رقم نہ تھی۔ ان پر یہ فتویٰ اس لئے لگایا گیا کہ ان کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پرستش بت پرستی میں داخل تھی جو ایک گناہ کبیرہ ہے تفصیل کے لئے دیکھی جا سکتی ہے: The Life of Isaac Newton By R.L.Westfall Cambridge UniversityPress1993. جس کا حضور نے حوالہ دیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ بھی بتایا کہ SOCIOLOGISTS یعنی ماہر عمرانیات نے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ ایک خدا کا تصور انسانی ذہن کی ہی پیداوار ہے ان کے نزدیک پہلے کئی خداؤں کا تصور پیدا ہوا اور بعد میں ایک خدا کا۔ حضور نے اس نظریہ کی پر زور تردید فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس نظریہ کی تائید میں تاریخ کی کوئی ایسی شہادت نہیں ملتی کہ شرک تدریجاً ترقی کر کے بالآخر توحید میں تبدیل ہو گیا اور نہ ہی ایسی کوئی درمیانی کڑیاں ملتی ہیں کہ لوگوں نے دیوتاؤں کی پرستش کرتے کرتے خدائے واحد کی عبادت شروع کر دی۔ حضور فرماتے ہیں قرآن کریم اس نظریہ کو رد کرتا ہے اور اس کے بالکل برعکس نظریہ کو درست قرار دیتا ہے یعنی دنیا کے تمام بڑے بڑے مذاہب کا آغاز بلا استثناء توحید کے عقیدہ سے ہوا۔ حضور نے بتایا کہ توحید کا عقیدہ خدا تعالیٰ سے اس کے نبیوں کے ذریعہ سے آتا ہے اور بعد میں تنزل سے دھیرے دھیرے شرک پیدا ہوتا ہے حضور نے اس کی ایک مثال یہ دی ہے کہ مکہ میں موجود بیت الحرام وہ گھر ہے جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خالصۃً توحید کے قیام کے لئے تعمیر کیا تھا لیکن بعد میں 360 بت اس پر قابض ہو گئے جن میں سے ہر ایک بت ایک قمری سال کے ایک دن کی نمائندگی کرتا تھا۔

حضور اقدس نے اپنی کتاب میں آسٹریلیا کی مذہبی تاریخ کا جائزہ لیا ہے۔ آسٹریلیا کی مذہبی تاریخ کم از کم 25 ہزار سال پر پھیلی ہوئی ہے۔ یہ ملک لمبے عرصے تک باقی دنیا سے کٹا ہوا تھا یہاں 500 سے 600 تک ایسے قبائل تھے جن کی مذہبی اور معاشرتی ارتقاء کی اپنی اپنی آزادانہ تاریخ تھی۔ حضور فرماتے ہیں:

"آسٹریلیا کے تمام قبائل بلا استثناء تمام کائنات کی تخلیق کرنے والی ایک بالا ہستی پر ایمان رکھتے ہیں۔ تفصیلی مطالعہ سے کہیں کہیں ان کے عقائد میں معمولی فرق ضرور نظر آتا ہے اور کچھ اصطلاحات بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں لیکن عمرانیات کے ماہرین اور انسانی ارتقاء کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ وہ سب قبائل ایک بالا ہستی پر ایمان رکھتے ہیں بالفاظ دیگر اللہ۔ خدا۔ پرماتما۔ اور برہما اس ہستی کے دوسرے نام ہیں" (الہام، عقل، علم اور سچائی صفحہ ۱۹۱)

اللہ تعالیٰ کی توحید کا گہرا تعلق صفات باری تعالیٰ سے ہے جیسا کہ سورۃ الحشر کی آخری آیات سے واضح ہے۔ صفات باری تعالیٰ کے ذریعہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کا علم حاصل ہوتا ہے اور اس علم کے ذریعہ عبادت کا معیار بلند ہوتا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ خلفاء کرام نے کئی خطبات اللہ تعالیٰ کی صفات پر دئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خصوصاً اپنی خلافت کے آخری سالوں میں کئی روح پرور خطبات جمعہ صفات باری تعالیٰ پر دئے تھے اور ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بابرکت سلسلہ کو اپنی خلافت کے ابتداء سے ہی خوب جاری رکھا ہے الحمد للہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کی صفت کو قرآن مجید کے ذریعہ، اور لغت کے ذریعہ ہمیں سمجھاتے ہیں اور ہمیں بتاتے ہیں کہ اس صفت سے ہم کس طرح کما حقہ فیضیاب ہو سکتے ہیں۔ الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا خاص فضل جو خلافت رابعہ میں شروع ہوا اور خلافت خامسہ میں جاری ہے وہ MTA یعنی Muslim Television Ahmadiyya ہے جس کے ذریعہ بفضلہ تعالیٰ ۲۴ گھنٹے روزانہ تمام دنیا میں مسلسل اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ MTA کے ذریعہ ہر شخص خلیفہ وقت کے روح پرور خطبات سن سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب میں ترقی کر سکتا ہے۔

الحمد للہ ۲۰۰۳ء میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو احمدیت کا پانچواں خلیفہ بنایا۔ آپ نے خلافت کے مقام پر فائز ہوتے ہی دعاؤں کی طرف خاص توجہ دلائی تھی اور فرمایا تھا کہ بہت دعائیں کریں۔ بہت دعائیں کریں۔ بہت دعائیں کریں۔ دعاؤں پر زور دیں۔ دعاؤں پر زور دیں۔ دعاؤں پر زور دیں۔ دوران خلافت بھی آپ دعاؤں کی طرف جماعت کو خاص طور پر توجہ دلاتے رہے ہیں۔ دعاؤں میں درود شریف کو خاص اہمیت حاصل ہے درود شریف کے ذریعہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ کی آل کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقاصد کی کامیابی کے لئے بھی دعا کرتے ہیں امسال جلسہ سالانہ یوکے کے اختتامی خطاب میں حضور نے فرمایا: "ہم نے دنیا کے ہر فرد تک پیغام پہنچانا ہے۔ ہر شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔ اور ہر احمدی نے اس کا عہد کیا ہے پس کثرت سے درود پڑھو اور اس کے لئے خاص کوشش کی ضرورت ہے۔ دنیا آج آنحضرت ﷺ کے مقام سے نا آشنا ہے۔ ہم نے دنیا کو نہ صرف آنحضرت ﷺ کی پہچان کرانی ہے بلکہ آپ پر درود بھیجنے والا بنانا ہے۔ تب یہ دنیا خدا کی رحمتوں کی وارث بن جائے گی۔"

(بدر ۷/اگست ۲۰۰۸ء)

میں اپنی تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقتباس پر اور درود شریف پر ختم کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"اے میرے قادر خدا!! میری عاجزانہ دعائیں سن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دنیا سے اٹھ جائے اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے اور زمین تیرے راستباز اور موحد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اور تیرے رسول کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے۔ آمین

اے میرے قادر خدا مجھے یہ تبدیلی دنیا میں دکھا اور میری دعائیں قبول کر جو ہر یک طاقت اور قوت تجھ کو ہے۔ اے قادر خدا تو ایسا ہی کر آمین ثم آمین

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۴/ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۰۳)

اللھم صل علی
سیدنا و مولانا محمد و علی آل
سیدنا و مولانا محمد و علی عبدک
المسیح الموعود و بارک وسلم انک
حمید مجید۔

ملکی رپورٹیں

دورہ مجالس انصاراللہ بھارت

امسال مجلس انصاراللہ بھارت کے دوصوبوں اڑیسہ اورتامل ناڈو میں زعماء مجالس وناظمین علاقہ کی تربیت کے لئے ریفریشر کورس کے انعقاد کی توفیق ملی۔محترم منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصاراللہ بھارت وایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن وقف عارضی کے ہمراہ خاکسار عبدالرؤف نیر قائد عمومی اور مولوی ایوب علی خان صاحب مبلغ سلسلہ سرکل ہریانہ کو بطور نمائندہ انصاراللہ بھارت شرکت کی توفیق ملی۔

ریفریشر کورس ناظمین و زعماء کرام مجالس اڑیسہ

مورخہ ۱۱ جولائی ۰۹ ءکوٹھیک ۱۱ بجے ریفریشر کورس کا افتتاح محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت کی زیر صدارت ہوا۔تلاوت قرآن کریم ونظم کے بعد محترم صدر صاحب نے مجلس انصاراللہ کا عہد دوہرایا۔بعدہٗ ۲۰۰۷ اور ۲۰۰۸ کے اجتماعات کے موقع پر حضورانور کے موصولہ پیغامات خاکسار نے پڑھ کر سنائے۔مکرم شیخ ہمدم صاحب زونل ناظم ،مکرم مولوی ایوب علی صاحب مبلغ سلسلہ ہریانہ کی تقریر اور صدارتی خطاب ودُعا کے ساتھ پہلا سیشن اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا سیشن ٹھیک تین بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔جس میں مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب سابق مبلغ سلسلہ اڑیسہ نے تقریر کی۔بعد نماز مغرب وعشاء ناظم صاحب صوبائی وناظمین علاقہ اوران کی مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ کی گئی۔

دوسرا دن : دوسرے روز پروگرام کا آغاز نماز تہجد باجماعت کی ادائیگی کے ساتھ ہوا نماز فجر کے بعد مکرم مولوی آفتاب احمد صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ نے ’’اراکین انصاراللہ کا تربیت اولاد میں کردار اور زعماء کی ذمہ داری‘‘ کے عنوان پر درس دیا۔ریفریشر کورس کے دوسرے دن کے پروگرام میں تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے موجود زعماء ومبلغین ومعلمین کرام کو ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔محترم امیر صاحب صوبائی اڑیسہ کی زیر صدارت اختتامی پروگرام کا آغاز ہوا۔تلاوت قرآن کریم عہد ونظم کے بعد محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے خطاب فرمایا اس کے بعد مکرم منور احمد صاحب صوبائی ناظم انصاراللہ اڑیسہ نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔

اجلاس تعلیم القرآن و وقف عارضی:

مورخہ ۱۳ رجولائی بروز سوموار محترم امیر صاحب صوبائی اڑیسہ کی صدارت میں مبلغین معلمین وسیکرٹریان تعلیم القرآن کی میٹنگ کا آغاز تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ہوا جس میں ضروری امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے تعلیم القرآن کی اہمیت اوراس کے ذریعہ ہونے والی تربیت کے بارہ میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں وعظ ونصائح فرمائیں۔اس کے بعد وقف عارضی کے سلسلہ کو جاری کرنے کے تعلق سے ہدایات فرمائیں کہ کس طرح ہر جماعت سے دو دو تین تین افراد وقف عارضی کرکے اپنے خرچ پر دوسری جماعتوں میں جائیں وہاں جا کر دوسروں کو قرآن مجید سکھائیں ۔ایک تربیتی جلسہ کریں خاص طور پر جمعہ کے دن کو شامل کریں اسی طرح فرمایا کہ وقف عارضی کرنے والوں کا خیر مقدم کیا جائے اور پھر جب یہ لوگ واپس اپنے مقام پر جائیں تو پھر اس جماعت میں تربیتی اجلاس ہو جس میں ایمان افروز باتیں ہوں اور جو کچھ سکھا یا اسکے بارہ میں احباب جماعت کو بتائیں ۔

دورہ تامل ناڈو

بعدہ ہم ۱۳ رجولائی کو بذریعہ ٹرین چنئی سینٹ تھامس ماؤنٹ گئے جہاں سب سے پہلے مکرم ایس رمضان علی صاحب کے گھر پہنچے جن کی بیٹی ممتاز بیگم صاحبہ بعمر ۳۴ سال زوجہ مکرم نثار احمد صاحب کی وفات پر تعزیت کی۔موصوف کی ناگہانی وفات پر وہاں غیر احمدی مسلمانوں نے انہیں اپنے قبرستان میں دفن نہیں کرنے دیا تھا۔حالانکہ قبل ازیں تبارک مسجد والوں نے ۳۱ رمئی کو آٹھ صد روپے فیس لیکر قبرستان میں دفن کرنے کی تحریری اجازت دے دی تھی لیکن یکم جون کو ’’احمدی مسلمان نہیں‘‘ کہہ کر رد کردیا اس کے بعد چنئی (مدراس) کے رائے پٹہ قبرستان جہاں پچاس سال سے احمدی دفن ہورہے تھے اس کی اجازت تحریری لی گئی لیکن اگلے روز جب ایک گھنٹہ کا سفر کرکے وہاں پہنچے تو چار پانچ آدمیوں نے آکر کہا کہ آپ یہاں دفن نہیں کرسکتے کیونکہ آپ قادیانی ہیں حالانکہ ان کے پاس کوئی سرکاری یا پولیس کا حکم نامہ نہیں تھا بلکہ صرف سرکاری قاضی محمد صلاح الدین ایوبی صاحب نے فتویٰ جاری کیا تھا۔ چنانچہ یہاں بھی روک پیدا ہونے کے بعد پولیس کاروائی ہوئی اور وہاں سے نعش کو ۱۱ رجون کو نکالا گیا اور ۱۲ رجون کو احمدیہ قبرستان ساتان کولم جو کہ چنئی سے ۶۵۰ کلومیٹر دور ہے لے جا کر دفن کیا گیا۔محترم امیر صاحب ایم بشارت احمد صاحب نے بتایا کہ یہ ایمان افروز بات ہے کہ بعد میں وقف بورڈ کی کمیٹی جس کے یہ قاضی صاحب بھی ممبر تھے، سے کسی بات پر اختلاف ہوگیا اور سب نے کہا کہ ہم استعفیٰ دیتے ہیں۔ قاضی صاحب نے بھی استعفیٰ لکھ دیا چنانچہ صبح جلی حروف میں خبر شائع ہوئی کہ قاضی صاحب مستعفی ہوگئے ہیں چونکہ کسی اور نے استعفیٰ لکھا ہی نہیں تھا اس طرح صرف مذکورہ قاضی صاحب ہی اپنے عہدہ سے مستعفی ہوگئے۔گویا خدا تعالیٰ کا ایک نشان ظاہر ہوا جس نے احمدیوں کے ایمان کو اور بڑھا دیا۔احمدیہ قبرستان کے لئے کوشش جاری ہے۔دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔آمین۔

اس واقعہ کے لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کا نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ پورے تامل ناڈو میں اخبارات اور ٹیلی ویژن اور پرنٹ میڈیا میں جماعت کا چرچا شروع ہوگیا چنانچہ باوجود مخالفت کے ٹیلی ویژن پر جماعت کے پروگرام نشر ہوتے رہے ہیں۔

عزیزہ ممتاز بیگم صاحبہ کی ایک بچی ۶۔۷ سال کی ہے موصوفہ کے والد صاحب نے جماعت سے اس کے فلاح وبہبود کیلئے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست کی ہے۔اللہ تعالیٰ ہر آن اس کا حامی وناصر ہو۔آمین۔

میلاپالیم میں اجتماع انصار اللہ و تاریخی مقام کا نظارہ :

سیر وافی الارض کے تحت 16 جولائی کو کنیا کماری کے تاریخی مقام کا نظارہ کیا جہاں قدیم زمانہ کے دراوڑ قوم کے گورو کا بہت بڑا اسٹیچو سمندر کے درمیان ایک پہاڑی کے اوپر بنایا گیا۔دراوڑ قوم جو کہ کبھی سندھو گھاٹی کے میدانوں میں آباد تھی جسے بعد میں آریوں نے جنوب کی طرف دھکیل دیا قوموں کے اتار چڑھاؤ کا یہ عجیب نظارہ ہے۔

۱۷ رجولائی کو محترم صدر صاحب انصاراللہ بھارت وایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے مبلغین معلمین اور سیکرٹریان تعلیم القرآن کے ساتھ محترم اے پی وائی عبدالقادر صاحب امیر ساؤتھ زون و مکرم صباح الاسلام ناظم انصاراللہ کو ساتھ لیکر تعلیم القرآن اور وقف عارضی کے تعلق میں میٹنگ کی بعد نماز جمعہ وعصر اجتماع انصاراللہ ساؤتھ زون کا افتتاحی پروگرام عمل میں آیا جس کی صدارت محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے فرمائی۔محترم امیر صاحب وناظم صاحب انصاراللہ ساؤتھ زون اور خاکسار بھی سٹیج پر مدعو تھے۔تلاوت قرآن کریم ،عہد ونظم کے بعد مکرم امیر صاحب خاکسار محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔شام کو مسجد میں سب نے اجتماعی رنگ میں حضور پرنور کا خطبہ سنا جس کا رواں ترجمہ ساتھ ساتھ ہوتا رہا۔

تریپور میں نارتھ زون کا دو روزہ اجتماع :

۱۸-۱۹ جولائی کو نارتھ زون مجلس انصاراللہ کا اجتماع تریپور کے ایک ہال میں ٹھیک ۴۰-۱۰ بجے خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔تلاوت قرآن کریم وعہد اور نظم کے بعد زعماء کرام نے اپنی اپنی سالانہ رپورٹ پیش کی اور مکرم ایم نعیم احمد صاحب ناظم انصاراللہ نارتھ زون تامل ناڈو نے استقبالیہ پیش کیا اس کے بعد مکرم ایم بشارت احمد صاحب زونل امیر اور مکرم قائد صاحب عمومی کے خطاب کے بعد مکرم مولوی مزمل احمد صاحب مبلغ چنئی نے ’’وقف عارضی اور انصاراللہ کی ذمہ داری‘‘ پر تقریر کی اسی طرح مکرم ایم شاہ جہاں صاحب معلم سلسلہ تریپور نے ’’خدمت خلق اور انصاراللہ‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس :

مکرم نورالامین صاحب صدر جماعت کوئمبٹور کی زیر صدارت ہوا جس میں انصار کے حسن قرأت ،نظم خوانی ، تامل نظم ،عہد وفائے خلافت اور کوئز کے مقابلہ جات ہوئے بعدہ مذاکرہ زیر عنوان ’’جماعت احمدیہ پر اعتراضات اور مخالفین کا ایک جائزہ‘‘ ہوا۔

دوسرا دن 19 جولائی بروز اتوار :

نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔نماز فجر کے بعد درس القرآن اور اجتماعی تلاوت ہوئی اس دن کی پہلی نشست مکرم ایم بشارت احمد صاحب امیر نارتھ زون کی زیر صدارت ہوئی۔تلاوت قرآن کریم ،نظم اور امیر صاحب کے خطاب کے بعد مکرم مولوی اے پی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ تریپور نے ’’نظام وصیت اور انصاراللہ کی ذمہ داری‘‘ اسی طرح مکرم مولوی کے محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ سینٹ تھامس ماؤنٹ نے ’’تنظیم مجلس انصاراللہ اور اس کی ذمہ داری‘‘ پر تقریر کی۔دوسری نشست کی صدارت محترم عبدالرحیم صاحب صدر جماعت تریپور نے کی جس میں مقابلہ تقاریر فی البدیہہ ہوا۔

اختتامی تقریب : محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت کی زیر صدرت عمل میں آئی۔تلاوت نظم کے بعد تقسیم انعامات ہوئے۔محترم صدر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا اور مکرم ایم نعیم احمد صاحب ناظم انصاراللہ تامل ناڈو نارتھ زون نے شکریہ ادا کیا۔بعد دعا یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔

یہاں بھی مکرم صدر صاحب انصاراللہ بھارت نے مبلغین ومعلمین اور سیکرٹریان تعلیم القرآن کے ساتھ میٹنگ کی اور ہدایات سے نوازا۔اسی طرح ۱۸ جولائی کو زونل ناظم صاحب کی مجلس عاملہ اور زعماء کرام کے ساتھ میٹنگ کی اور ہدایات دیں۔نیز ۲۱ جولائی کو چنئی میں ایک تربیتی اجلاس بھی منعقد کیا گیا۔اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔آمین۔ (عبدالرؤف نیرؔ۔قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت)

تربیتی اجلاسات وتربیتی کیمپ

گزشتہ دنوں درج ذیل جماعتوں میں تربیتی اجلاسات ہوئے جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مقررین نے تربیتی عناوین پر تقریر کی۔محترم صدر اجلاس کے خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔

یادگیر (کرناٹک) بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت اجلاس ہوا۔جس کی صدارت مکرم محمد اسد اللہ سلطان صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے کی۔مکرم طارق احمد الولی نے تقریر کی۔دوروز قبل خدام الاحمدیہ نے محلّہ مسلم پورہ میں جہاں احمدیت کی شدید مخالفت ہے مثالی وقار عمل کیا جس میں 50 سے زائد خدام اور انصار نے بھی حصہ لیا راستہ اور گراؤنڈ کی صفائی کی گئی۔ایک اجلاس انصار اللہ کے تحت مکرم امیر صاحب کی صدارت میں ہوا۔جس میں مکرم جاوید احمد صاحب ندیم زعیم انصار اللہ۔مکرم محمد سلیم صاحب سگری سابق امیر جماعت، مکرم سید فضل باری صاحب اور مکرم رفیق اللہ خان صاحب نے تقریر کی، آخر پر صدر اجلاس نے خطاب کیا۔

چنتہ کنٹہ (آندھرا) نماز عشاء کے بعد مکرم انور صاحب قائد مجلس کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم حافظ سید رسول صاحب نیاز نے تقریر کی۔مکرم فیاض احمد صاحب کی زیر صدارت اطفال کا جلسہ ہوا جس میں مکرم ڈال صاحب اور مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب نے تقریر کی۔اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کے زیر انتظام ہونے والے تربیتی جلسہ میں مکرمہ آفرین صاحبہ نے تقریر کی۔

کریم دلہ (آندھرا) 2 بجے مکرم محمد مصطفیٰ کنڈوری صاحب کی زیر صدارت اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کا جلسہ ہوا جس میں صدر اجلاس نے تقریر کی۔

بلوٹگی (کرناٹک): جماعت احمدیہ بلوٹگی نے مکرم علیم صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ کیا۔جس میں مکرم محمد اقبال احمد صاحب معلم سلسلہ عزیز محبوب صاحب مکرم لقمان احمد صاحب معلم سلسلہ مکرم محمد ہلال خان صاحب نائب سرکل انچارج علاقہ کوپل، مکرم انور احمد صاحب قائد مجلس چیکمیا گری اور مکرم فضل خان صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔جلسہ میں ۵ قریبی جماعتوں کے احباب نے بھی شرکت کی تعلیمی کلاسز میں حصہ لینے والے طلباء کو اس موقعہ پر انعامات دئے گئے۔

ریونکی (کرناٹک) مکرم انور احمد صاحب قائمقام صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔جس میں قریب کی ۵ جماعتوں سے بھی احباب نے شرکت کی جلسہ میں مکرم معین الدین صاحب مکرم شیخ سعد علی صاحب۔مکرم اقبال احمد صاحب معلمین سلسلہ اور مکرم فضل حق خان صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

بنی مٹی (کرناٹک) جماعت احمدیہ بنی مٹی نے مکرم حسین صاحب ممبر پنچایت کی زیر صدارت جلسہ کیا جس میں ۴ قریبی جماعتوں کے افراد نے بھی شرکت کی۔جس میں مکرم بشیر احمد صاحب طاہر۔مکرم محمد شریف صاحب۔مکرم نبی احمد صاحب۔مکرم محمد ہلال خان صاحب معلمین سلسلہ نے تقریر کی۔اسی طرح مکرم مولیٰ صاحب زعیم انصار اللہ کی زیر صدارت ایک جلسہ ہوا جس میں مکرم بشیر احمد صاحب طاہر۔مکرم مقبول احمد صاحب۔مکرم سبحان خان صاحب معلمین اور مکرم فضل حق خان صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

تڑکل (کرناٹک)۔مسجد احمدیہ تڑکل میں مکرم سید محمود احمد صاحب عجب شیر صدر جماعت احمدیہ تیماپور کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم ناصر احمد صاحب نور۔مکرم سید فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ۔مکرم ایم اے محمود صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔اسی طرح ایک اور جلسہ میں مکرم ابراہیم صاحب تیر گھر یادگیر اور مکرم فضل حق خان صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

کوتہ پلی (آندھرا) بعد نماز عشاء مکرم پی ایم رشید صاحب انچارج ویسٹ گوداوری کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں صدر اجلاس نے بھی خطاب کیا۔اسی طرح لجنہ کے اجلاس میں مکرمہ زونل صدر صاحبہ نے ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔

شمس پور سرکل پٹیالہ (پنجاب): بعد نماز ظہر وعصر مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔جس میں مکرم بلوندر خان صاحب مکرم سوداگر خان صاحب مکرم منظور احمد شاہ صاحب عزیز بلال احمد صاحب، مکرم عبد الرشید صاحب نے تقریر کی۔اس موقعہ پر ایک کوئز پروگرام ہوا جس میں سرکل کی ۷ ٹیموں نے حصہ لیا۔پوزیشن حاصل کرنے والی ٹیموں کو صدر اجلاس نے انعامات دیئے۔

امبے جھری (مہاراشٹر) دار التبلیغ میں مکرم افتخار احمد صاحب سرکل انچارج کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔جس میں جماعت احمدیہ پاٹن۔ٹاٹا کوہاڑ کھڑکی کے افراد بھی شامل ہوئے۔اجلاس میں مکرم مولوی فضل عمر صاحب و مکرم فضل رحیم خان صاحب اور مکرم صدر اجلاس نے تقریر کی۔اجلاس میں مکرم بشیر پاشا صاحب نے بھی خطاب کیا۔

بھدرواہ (کشمیر): بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان جلسہ ہوا۔جس میں مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب منڈاشی۔مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر ان اصلاح وارشاد قادیان اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔

ناصر آباد (کشمیر) مکرم مولانا عبد المومن صاحب راشد نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج کشمیر نے تقریر کی۔آخر میں صدر اجلاس نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔

پونہ: مکرمہ مبشرہ طاہر صاحبہ صدر لجنہ کی زیر صدارت لجنہ اماء اللہ کا تربیتی اجلاس ہوا جس میں مکرمہ انیس مبشر صاحبہ۔مکرمہ عطیہ ربانی صاحبہ نے تقریر کی۔

پنکال: مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت مکرم اختر الحق صاحب مرحوم کے مکان پر جلسہ ہوا۔جس میں مکرم ایجاب الحق خان صاحب مکرم ظہور الحق خان صاحب، مکرم غنی خان صاحب مکرم عبد الرحمٰن صاحب اور مکرم شیخ محمد ذکریا صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔اسی طرح قدرت نگر پنکال میں مکرم صدر صاحب مقامی کی زیر صدارت ایک جلسہ ہوا جس میں مکرم عبد الاسماعیل خان صاحب مکرم روشن خان صاحب مکرم عبد الحفیظ صاحب اور مکرم محمد ذکریا صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔آخر میں صدر اجلاس نے خطاب کیا۔

بھیجیا: جماعت احمدیہ پنکال سے ۷ کلومیٹر فاصلہ پر واقع ایک ہندو آبادی والے گاؤں بھیجیا میں مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ پنکال کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔جس میں مکرم سبحان خان صاحب مکرم عمران خان صاحب مکرم عبد الحفیظ صاحب اور مکرم محمد ذکریا صاحب مبلغ سلسلہ کے علاوہ گاؤں کے ہندو مکھیا اور ایک اور دوست نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

پٹیالہ: (پنجاب) سرکل پٹیالہ کے عہدیداران اور تبلیغ کا جذبہ رکھنے والے افراد کے ایک روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد ۱۵ مارچ کو کیا گیا جس میں قادیان سے مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین، مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم نائب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان اور مکرم مولوی مبشر احمد صاحب عامل مبلغ سلسلہ شامل ہوئے جنہوں نے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔اس موقعہ پر ایک کوئز پروگرام بھی رکھا گیا جس میں بچوں نے بھرپور تیاری سے حصہ لیا تمام بچوں کو انعامات دئے گئے۔

چنتہ کنٹہ: (آندھرا پردیش) لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ کے تحت ۱۴ جون سے ایک تربیتی کلاس شام ۴ سے ۵ بجے تک لگائی گئی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے درس کے علاوہ دینی معلومات سکھائی گئیں۔لجنہ کی طرف سے کئے جانے والے سوالات کے جواب مکرم مولانا نصیر احمد صاحب خادم دیتے رہے۔۶۰ فیصد ممبرات نے شرکت کی۔

دھری رلیوٹ (راجوری زون): مکرم منور احمد صاحب تنویر زونل امیر راجوری کی نگرانی میں دو روزہ تربیتی کیمپ لگایا گیا۔جس میں قادیان سے مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین۔مکرم تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد۔مکرم صغیر احمد صاحب طاہر اور مکرم غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج جموں وکشمیر نے شرکت کی۔تربیتی کیمپ کا پہلا اجلاس ۲۵ اپریل کو مکرم غلام نبی صاحب نیاز کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم زونل امیر صاحب نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔اور مکرم مولانا سلطان احمد صاحب نے سیرت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مکرم تنویر احمد صاحب خادم نے نظام جماعت عنوان پر تقریر کی۔اجلاس کے اختتام پر احباب نے حضور انور کا خطبہ جمعہ سماعت کیا۔دوسرے دن کا آغاز اجتماعی نماز تہجد سے ہوا۔نماز فجر کے بعد درس ہوا اور احباب نے اجتماعی طور پر تلاوت کی۔

دوسرے دن کے اجلاس کا آغاز ٹھیک دس بجے مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر کی زیر صدارت ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز اور مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نے تقریر کی۔آخر پر مجلس سوال وجواب ہوئی۔دُعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔

منقولات

شہر کی مساجد میں رونق

رمضان کے مدنظر عبادت کرنے جٹتے ہیں چھوٹے بڑے

کرشن احمد: قادیان (گورداسپور): مقدس رمضان کا آدھا ماہ گزرنے کو ہے۔ان دِنوں علاقہ کی مسجدوں میں عبادت کرنے والوں کی بھیڑ دیکھنے کو مل رہی ہے۔غور طلب ہے کہ مسلمان یہ ماہ عبادت میں گزارتے ہیں۔پورے مہینے صدقہ دیا جاتا ہے۔اور بھوکوں کو روٹی کھلائی جاتی ہے۔یہ سب کچھ خود روزہ رکھ کر لوگ اپنے خدا کو حاصل کرنے کیلئے کرتے ہیں۔قادیان کی مسجدوں میں بھی ان دنوں کافی رونق ہے۔کچھ دنوں تک لوگ اپنے گھر اور کاروبار چھوڑ کر مسجدوں میں ڈیرے جمانے والے ہیں۔اعتکاف رمضان کے آخری دس دنوں میں کیا جاتا ہے۔جو لوگ اعتکاف کرتے ہیں وہ عید کا چاند دیکھ کر گھر لوٹتے ہیں۔اعتکاف ایک سخت عبادت ہے۔ماہ رمضان کے آخر میں تین تاق راتیں ہوتی ہیں۔رمضان کے ماہ میں مقدس قرآن شریف کو اللہ نے انسانیت کی فلاح کیلئے اُتارا تھا۔لوگ اپنے گھروں میں مقدس قرآن کو پڑھتے ہیں۔عید کو لیکر یہاں تیاریاں زوروں پر ہیں۔

نوٹ: یہ خبر www.jagran.com پر بھی دیکھی جاسکتی ہے۔

(دینک جاگرن جالندھر مورخہ 8 ستمبر 2009 (گورداسپور۔سٹی)

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۹ء

یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکَافِرِیْنَ (المائدۃ:68)۔ اس کے ساتھ اردو اور انگریزی میں اس کا ترجمہ لکھا گیا۔ اس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ اے رسول! اچھی طرح پہنچا دے جو تیرے ربّ کی طرف سے تیری طرف اتارا گیا اور اگر تُو نے ایسا نہ کیا تو گویا تُو نے اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اختتامی خطاب میں بھی اس امر کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی اور فرمایا کہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ قرآن کریم کی آخری اور کامل شریعت پر خود بھی عمل کرے اور ساری دنیا کو بھی اس خدائی پیغام سے متعارف کرائے۔ علاوہ ازیں جلسہ کی تقاریر میں سے ایک تقریر کا موضوع بھی ''قرآن کریم اور اس کا حسن و جمال'' تھا اور دیگر تقاریر بھی اس موضوع پر روشنی ڈالتی تھیں۔ اسی طرح جلسہ گاہ میں جگہ جگہ خوبصورت اور جلی حروف میں بینرز لگائے گئے جن پر قرآن مجید کی خوبصورت اور حسین تعلیم کو پیش کیا گیا۔

امسال جلسہ سالانہ کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ محکمہ موسمیات کی طرف سے جلسہ کے دنوں میں شدید بارشوں کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ چنانچہ جلسہ کے پہلے روز جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے تو اس قدر شدید بارش ہو رہی تھی کہ حضور کے الفاظ بھی صحیح طور پر سنائی نہیں دے رہے تھے۔ خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور نے تمام سامعین کو بارش کے رکنے کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اور فرمایا کہ دعا کریں کہ بارش رُک جائے تا کہ جلسہ کی تقاریر کو بھی آسانی سے سنا جاسکے۔ اور لوگوں کو چلنے پھرنے میں بھی دقت نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو اپنے فضل سے حیرت انگیز طور پر قبول فرمایا اور بارش رُک گئی اور پھر جلسہ کے باقی ایام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح سہولت رہی۔ فالحمد للہ علی ذٰلک۔

امسال جلسہ سالانہ کی ایک اور خصوصیت یہ تھی کہ Health & Safety کے لئے غیر معمولی انتظامات کئے گئے جس کی ایک وجہ یہ تھی کہ گورنمنٹ کی طرف سے یہ اعلان ہو چکا تھا کہ آئندہ چند دنوں میں یوکے Swine Flue کی پُر زور وبا کی زد میں آنے والا ہے۔ حتیٰ کہ برطانیہ کے معروف انٹرنیشنل اخبار The Times نے لکھا کہ Swine Flue کے بہت سے کیسز ہو چکے ہیں اور خطرہ ہے کہ برطانیہ میں 65 ہزار تک اموات ہو سکتی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی ہدایت کے مطابق آنے والے مہمانوں کو حدیقۃ المہدی میں داخل ہوتے ہی روزانہ سوائن فلو کی دوا دی جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔ Safety کے خصوصی انتظامات کے تحت مخصوص داخلہ گیٹس بنائے گئے اور الیکٹرونک آلات کی مدد سے تمام آنے والوں کو چیک کیا جاتا رہا۔ اسی طرح اور بھی بہت سے انتظامات کئے گئے اور بفضلہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھا۔ الحمد للہ علی ذٰلک۔

امسال شرکاء جلسہ کی تفریح اور عام معلومات میں اضافہ کے لئے ہیلی کاپٹر کے ذریعہ سیر کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ اس غرض کے لئے ایک کاروباری ادارہ کی مدد حاصل کی گئی جو 30 پاؤنڈ کے ٹکٹ کے ساتھ پانچ منٹ کی ہوائی سیر کراتے تھے اور سیر کرنے والے حدیقۃ المہدی اور ارد گرد کے علاقوں کی سیر بھی کرتے اور تصاویر بھی لیتے اور اس طرح قرآنی ارشاد سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ پر عمل کرنے کی سعادت بھی حاصل کرتے رہے۔

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی مہمانوں کی کثرت کے پیش نظر تین مقامات پر مہمانوں کی رہائش اور لنگر کا انتظام کیا گیا تھا۔ یعنی بیت الفتوح، اسلام آباد (ٹلفورڈ) اور حدیقۃ المہدی۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے 19 رجولائی کو ان تینوں مقامات کے معائنہ کے بعد حدیقۃ المہدی میں انتظامات کا باقاعدہ افتتاح فرمایا اور کارکنان کو ضروری ہدایت سے نوازا۔

امسال یوکے سمیت 84 ممالک کے احباب نے شرکت کی سعادت حاصل کی جن کے نام یہ ہیں:

افغانستان، البانیہ، الجیریا، آسٹریا، آسٹریلیا، بحرین، بنگلہ دیش، بیلجیئم، بینن، برمودا، برازیل، برکینا فاسو، کینیڈا، کیپ وردے، چین، کانگو، سائپرس، ڈنمارک، متحدہ عرب امارات، مصر، فرانس، گیمبیا، جرمنی، گھانا، گوانٹے مالا، گنی، ہالینڈ، ہانگ کانگ، انڈیا، انڈونیشیا، ایران، آئرلینڈ، اسرائیل، اٹلی، آئیوری کوسٹ، جاپان، قازقستان، کینیا، کریباتی، کویت، کرغستان، لبنان، لائبیریا، ملائشیا، ماریشس، نیوزی لینڈ، نائیجر، نائیجیریا، ناروے، فلسطین، اومان، پاکستان، فلپائن، پرتگال، قطر، جمہوریہ کوریا، رومانیا، روس، سعودی عرب، سینیگال، سیرالیون، سنگاپور، سلواکیا، صومالیہ، جنوبی افریقہ، سپین، سری لنکا، سوازی لینڈ، سویڈن، سوئٹزرلینڈ، شام، تائیوان، تنزانیہ، تاتارستان، ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو، ترکی، ترکمانستان، یوگنڈا، ریاست ہائے متحدہ امریکہ، یوکے، ازبکستان، زیمبیا، زمبابوے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 24 رجولائی 2009ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایک بج کر دس منٹ پر شروع ہوا اور دو بجے ختم ہوا۔ خطبہ جمعہ کے آخر میں فرمایا دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موسم بھی صاف کر دے تا کہ تقاریر کی آواز کو صاف سنا جاسکے۔ اور چلنے پھرنے میں بھی دقت نہ ہو۔ الحمد للہ حضور کے ارشاد کے بعد بارش رک گئی بلکہ افتتاحی اجلاس کے وقت دھوپ نکل آئی تھی۔ اور پھر سارا جلسہ خیر و عافیت سے گزر گیا۔

پرچم کشائی کی تقریب

جلسہ سالانہ کے باقاعدہ افتتاحی اجلاس سے قبل 4:35 بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ کی مین مارکی سے باہر پرچم کشائی کے لئے تشریف لائے۔ حضور انور نے جماعت احمدیہ عالمگیر کا پرچم (لوائے احمدیت) لہرایا اور مکرم امیر صاحب یوکے نے یوکے کا جھنڈا لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی جس میں تمام شرکاء جلسہ شریک ہوئے۔ اس موقع پر شرکاء جلسہ نے پُر جوش اسلامی نعروں کے ساتھ سارے ماحول کو معطر کر دیا۔ لوائے احمدیت اور برطانیہ کے جھنڈے کے ساتھ ساتھ ان تمام ممالک کے جھنڈے بھی لہرا رہے تھے جہاں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے۔ گزشتہ سال ان جھنڈوں کی تعداد 98 تھی اور اس دفعہ غیر معمولی تگ و دو کی گئی اور بفضلہ تعالیٰ جھنڈوں کی تعداد 116 ہو گئی۔ بعض ممالک کے جھنڈے بعض وجوہ کی بنا پر دستیاب نہ ہو سکے تاہم بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ 195 ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

حضور انور کی جلسہ گاہ میں تشریف آوری

پرچم کشائی کی تقریب کے بعد حضور انور جلسہ گاہ مردانہ میں تشریف لائے جہاں ہزاروں احباب نے اپنے امام کا پُر جوش اسلامی نعروں کے ساتھ استقبال کیا۔ حضور انور کے کرسی صدارت پر تشریف رکھنے کے بعد حضور انور کی اجازت سے مکرم امیر صاحب یوکے نے یکے بعد دیگرے چند معزز مہمانوں کا تعارف کروایا اور انہیں حاضرین جلسہ سے خطاب کی دعوت دی۔ اس کی قدرے تفصیل درج ذیل ہے۔

بعض ممبران پارلیمنٹ کی تقاریر

✿......لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کے ممبر پارلیمنٹ برائے کارشالٹن اور ولنگٹن Mr.Tom Drake نے اپنے خطاب کا آغاز السلام علیکم سے کیا جس کا حاضرین نے وعلیکم السلام سے جواب دیا۔ جلسہ میں شرکت کی دعوت پر انہوں نے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ وہ پہلی دفعہ اس جلسہ میں شریک ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ برطانیہ میں سب سے بڑی کنونشن ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ 25 سال سے ایمنسٹی انٹرنیشنل کے ممبر ہیں اور آزادیٔ مذہب کے علمبردار ہیں جس کو آپ بھی مانتے ہیں۔ بعض ممالک میں آپ پر زیادتیاں ہو رہی ہیں لیکن میری پارٹی ہر مظلوم کے ساتھ ہے۔ آپ لوگوں کا صبر و حوصلہ واقعی قابل تعریف ہے۔ آخر میں انہوں نے حضور انور اور تمام جماعت احمدیہ کو جلسہ کی مبارکباد دی۔

✿......لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کے ممبر پارلیمنٹ برائے Sutton اور Cheam جناب پال برسٹو (Paul Burstow) نے سب سے پہلے حضور انور اور تمام حاضرین کو السلام علیکم کہا جس کا جواب وعلیکم السلام سے دیا گیا۔ انہوں نے شکریہ ادا کیا کہ انہیں جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ پہلے ایک دفعہ اس جلسہ میں شریک ہو چکے ہیں لیکن حدیقۃ المہدی میں انہیں پہلی دفعہ آنے کا موقع ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی تنظیم کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ اور اس سلسلہ میں پانچ ہزار کارکنوں کا نمونہ واقعی قابل تعریف ہے۔ پھر کہا کہ مَیں بھی آپ کی طرح ہر شخص کے لئے مذہبی آزادی کے حق پر یقین رکھتا ہوں اور اس معاملہ میں آپ کے ساتھ ہوں۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ آپ کا جلسہ بہت کامیاب رہے گا۔ پھر کہا کہ مَیں نے جلسہ میں آکر اسلام کے متعلق بہت کچھ سیکھا ہے جو میرے لئے بہت اہم ہے۔

✿......کنزرویٹو پارٹی کی ممبر پارلیمنٹ جسٹن گریننگ (Justine Greening) جن کا تعلق پٹنی کے علاقہ سے ہے جہاں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ''مسجد فضل'' 1924ء میں تیار ہوئی تھی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ میرا جماعت احمدیہ سے بہت اچھا تعلق ہے اور مجھے خوشی ہے کہ مجھے حضرت امام جماعت احمدیہ کے اعزاز میں پارلیمنٹ ہاؤس لندن میں خلافت جوبلی کے سلسلہ میں ایک خصوصی استقبالیہ منعقد کرنے کا موقع ملا۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے عورتوں کی جلسہ گاہ بھی دیکھی ہے جس میں بہت اچھا ماحول ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسجد فضل لندن میرے علاقہ میں ہے اور مَیں جماعت احمدیہ کی بہت مداح ہوں۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ عالمگیر جماعت کو متحد رکھنے میں ایک عظیم کردار ادا کر رہے ہیں جو قابل تعریف ہے۔ انہوں نے جلسہ کی مبارکباد دی اور کہا کہ مَیں بھی آپ کی خوشی میں شریک ہوں۔

✿......بیرونس ایمانکلسن (Emma Nicholson) جو ساؤتھ ایسٹ لندن کی ممبر پارلیمنٹ ہیں نے اپنے خطاب کا آغاز السلام علیکم سے کیا اور پھر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا انگریزی ترجمہ In the name of Allah, The Gracious , the Merciful پڑھا۔ اس کے بعد دعوت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ جلسہ ایک عظیم جلسہ ہے۔ جس میں کثیر تعداد میں ممالک سے لوگ جمع ہیں اور پیارا ماحول بہت پُر امن ہے۔ پھر کہا کہ آپ لوگوں کا ظلم کے مقابلہ پر پُر امن طریق سے کھڑا ہونا آپ کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ آپ اپنے عمل سے دنیا کو یہ پیغام دے رہے ہیں کہ آپ مذہب کے اختلاف کے باوجود اسلام کا بہترین نمونہ ہیں۔ آپ آنحضرتؐ کے نمونہ کی بہترین مثال ہیں۔ آپ کی عورتیں بھی آنحضرت ﷺ کی ازواج اور دختران کے نمونہ کی شاندار مثال پیش کر رہی ہیں۔ ہم سب ایک ہیں۔ ہم سب کا اخلاقی نظریہ ایک ہے اور ہم شاندار مستقبل کے علمبردار ہیں۔ مَیں نے آپ کی خدمت انسانیت کے کام بیرون ممالک میں بھی اور یوکے میں بھی خود دیکھے ہیں۔ آپ کے امام امن کے پیغمبر ہیں جو آپ کو صحیح راہ پر چلا رہے ہیں۔ آخر میں انہوں نے جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد دی۔

(باقی رپورٹ جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۹ء صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں......)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر:18416 مَیں عبدالرحمٰن ولد مکرم شیخ الحاج مولوی ابوعبداللہ پیر صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال تاریخ بیعت 1982 ساکن ملیہاٹی کاندرا ڈاکخانہ ملیھاٹی ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: دو بیگھہ زمین مالیت-/10,0000 روپے۔ ایک رہائشی مکان 11 ڈسمل -/150000 روپے۔ تالاب -/20000 زمین اور تالاب سے سالانہ آمد اندازاً -/2500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3106 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر　　العبد: عبدالرحمٰن　　گواہ : محمد تجمل حسین

وصیت نمبر:18417 مَیں محمد نور حسین ولد مکرم محمد مظاہر حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال تاریخ بیعت 1993 ساکن اوجونیہ ڈاکخانہ اوجونیہ ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ڈیڑھ کٹھہ زمین پر ذاتی مکان۔ زمین اور مکان کی موجودہ قیمت -/30000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر　　العبد: محمد نور حسین　　گواہ : محمد تجمل حسین

وصیت نمبر:18418 مَیں رضاء الشیخ ولد مکرم ایضائی شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن ابراہیم پور ڈاکخانہ بھرت پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3003 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر　　العبد: رضاء الشیخ　　گواہ : محمد تجمل حسین

وصیت نمبر:18419 مَیں محمد مرسلین ولد مکرم عماد الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال تاریخ بیعت 1998ء ساکن تبدار پاڑا ڈاکخانہ 5 گرام ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ذاتی زمین 2 بیگھہ قیمت -/55000 روپے۔ اسکے علاوہ 3 کٹھہ زمین مکان کیلئے خریدی ہے قیمت -/45000 روپے سالانہ آمد کھیتی سے -/1000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3106 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر　　العبد: محمد مرسلین　　گواہ : محمد تجمل حسین

وصیت نمبر:18420 مَیں محمد نجم عالم ولد مکرم محمد محقوب علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن چیر دیبائی پور ڈاکخانہ دیبائی پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3106 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر　　العبد: محمد نجم عالم　　گواہ : محمد تجمل حسین

وصیت نمبر:18421 مَیں ربیع الاسلام ولد مکرم شیخ عبدالقادر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن گوند پور ڈاکخانہ گوند پور ضلع 24 پرگنہ ساؤتھ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3106 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر　　العبد: ربیع الاسلام　　گواہ : محمد تجمل حسین

وصیت نمبر:18422 مَیں شیخ صاحب جان ولد مکرم شیخ انصار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کارپنٹر عمر 27 سال تاریخ بیعت 1993ء ساکن کھون ڈانگہ ڈاکخانہ بھوگل پور ضلع بانکوڑا صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کارپینٹر ماہانہ -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر　　العبد: شیخ صاحب جان　　گواہ : محمد تجمل حسین

وصیت نمبر:18423 مَیں شیخ ذاکر حسین ولد مکرم شیخ جنسب علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 38 سال تاریخ بیعت 1993ء ساکن خون ڈانگہ ڈاکخانہ بھگل پور ضلع بانکوڑا صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: 4 بیگھہ زمین اور گیارہ کٹھہ ذاتی زمین ہے۔ 4 بیگھہ پر اینٹ کا بھٹہ ہے جس سے سالانہ آمد پچاس ہزار روپے ہوتی ہے۔ کل زمین کی قیمت پانچ لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت سالانہ -/50000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر　　العبد: شیخ ذاکر حسین　　گواہ : محمد تجمل حسین

وصیت نمبر:18424 مَیں امجد علی ولد مکرم سنور علی میاں صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن نرز پور ڈاکخانہ رائے پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ذاتی زمین ساڑھے چھ کٹھہ قیمت -/18000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3106 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر　　العبد: امجد علی　　گواہ : محمد تجمل حسین

وصیت نمبر:18425 مَیں محمد انیس الرحمٰن ولد مکرم عبدالقدوس صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 47 سال تاریخ بیعت 1995ء ساکن کوکھوڑا ڈاکخانہ ڈیہا ضلع بربھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زرعی زمین ساڑھے چار بیگھہ مالیت -/225000 ایک کٹھہ اسی زمین پر مکان پختہ تعمیر کیا ہے اس مکان کی ملکیت میں بیوی بھی حصہ دار ہے۔ قیمت از حصہ خاکسار -/50000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3360 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر　　العبد: محمد انیس الرحمٰن　　گواہ : محمد سیف الدین مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر:18426 مَیں شہید اللہ شیخ ولد مکرم منظر شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن بھوگل دیگھی ڈاکخانہ وزیر پور ضلع بربھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک بیگھہ زمین جس کی قیمت -/50000 روپے۔ اڑھائی کٹھہ زمین پر کچا مکان ہے مالیت -/50,000 روپے زمین سے پانچ ہزار روپے آمد سالانہ ہوتی ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3106 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر　　العبد: شہید اللہ شیخ　　گواہ : محمد تجمل حسین

وصیت نمبر:18427 مَیں مہر دین شیخ ولد مکرم ادریس شیخ مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 47 سال تاریخ بیعت 1993ء ساکن ساجا پور ڈاکخانہ رادھا کنت پور ضلع ندیا صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: مجھے موروثی جائیداد میں سے 18 کٹھہ زمین ملی ہے جس کی قیمت -/50,000 روپے ہے۔ جس سے سالانہ آمد -/2500 روپے ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ 5 کٹھہ زمین پر مکان ہے جس کی قیمت -/75000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3106 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : سلطان احمد ظفر　العبد: مہرالدین شیخ　گواہ : محمد تجمل حسین

وصیت نمبر:18428 مَیں محمد تجمل حسین ولد مکرم محمد مسرائیل صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت

عمر38 سال تاریخ بیعت1994 ساکن بتھانیہ ڈاکخانہ ساسپور ضلع بانکوڑہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد غیر منقولہ: ایک بیگھہ زمین مالیت -/80000 روپے ۔ اس زمین سے سالانہ آمد-/4000 روپے۔ایک بیگھہ آبائی زمین مالیت-/60000 روپے۔ایک مکان آبائی مالیت-/10,0000 روپے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3400 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر العبد: محمد تجمل حسین گواہ : شیخ نذرالاسلام

وصیت نمبر:18429 میں ڈاکٹر محمد یوسف مرزا ولد مکرم مرزا عبدالستار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر48 سال تاریخ بیعت1989ء ساکن کھجور ہاٹی ڈاکخانہ اونواری ضلع بردوان صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد غیر منقولہ: ڈیڑھ کٹھہ زمین مالیت-/60,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر العبد: ڈاکٹر محمد یوسف گواہ : محمد تجمل حسین

وصیت نمبر:18430 میں زین العابدین ولد مکرم سلطان میاں صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر31 سال تاریخ بیعت2006ء ساکن اوزکرم گوال پوتا ڈاکخانہ سامنت پاڑا ضلع بردوان صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/900 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر العبد: زین العابدین گواہ : محمد تجمل حسین

وصیت نمبر:18431 میں محمد شوکت علی ولد مکرم عبدالرؤف منڈل مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر29 سال تاریخ بیعت2003ء ساکن حمیر پور ڈاکخانہ کھنڈا گھوش ضلع بردوان صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد غیر منقولہ: نصف کٹھہ زمین مالیت-/15000 روپے ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/919 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر العبد: محمد شوکت علی گواہ : محمد تجمل حسین

وصیت نمبر:18432 میں شیخ نذرالاسلام ولد مکرم شیخ رمضان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر32 سال تاریخ بیعت1993 ساکن جے نگر ڈاکخانہ P/S کرینسڈا ضلع بانکوڑا صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3362 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر العبد: شیخ نذرالاسلام گواہ : محمد تجمل حسین

وصیت نمبر:18433 میں افروز عالم ولد مکرم محمد یونس صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر38 سال پیدائشی احمدی ساکن ماتھروں ڈاکخانہ ماتھروں ضلع بردوان صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد غیر منقولہ: میری اڑھائی کٹھہ زمین ہے جس کی موجودہ قیمت250000 روپے ہوگی ۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3326 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلطان احمد ظفر العبد: افروز عالم معلم گواہ : محمد تجمل حسین

وصیت نمبر:18434 میں وجاہت احمد طاہر ولد مکرم سعادت احمد جاوید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر23 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔س وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ-/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد مصلح الدین سعدی العبد: وجاہت احمد طاہر گواہ : سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر:18435 میں ریاض احمد ولد مکرم فیروز خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ سالانہ-/3600 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ملک محمد مقبول طاہر العبد: ریاض احمد گواہ : ایم ابوبکر

وصیت نمبر:18436 میں رمزیہ نواز زوجہ مکرم جے ایچ نواز صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر28 سال تاریخ بیعت2003ء ساکن کوچن ڈاکخانہ کوچن ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ: زیور طلائی کان کی بالیاں تین جوڑی3.760 گرام قیمت-/3250 کڑے دو عدد وزن16.666 گرام قیمت-/17326 انگوٹھی چار عدد 7 گرام قیمت-/7850 روپے۔چین ایک عدد12.750 گرام قیمت-/14250 لوکٹ ایک عدد2.570 گرام قیمت2610 میزان:-/45286 روپے ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ-/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : جے ایچ نواز الامۃ: رمزیہ نواز گواہ : ٹی محمد منزل مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر:18437 میں ایم اے رشید ولد مکرم ایم کے عبدالرحمٰن مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر42 سال تاریخ بیعت1985ء ساکن کوچی ڈاکخانہ کوچی ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ: 1.3/4 سینٹ زمین میں ایک مکان قیمت10,00000 روپے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ٹی محمد منزل مبلغ سلسلہ العبد: ایم اے رشید گواہ : جے ایچ نواز

وصیت نمبر:18438 میں کے ایس باوا ولد مکرم کنجی موید وصاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ سوپر عمر78 سال تاریخ بیعت1990ء ساکن کوچن ڈاکخانہ کوچن ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ٹی محمد منزل مبلغ سلسلہ العبد: کے ایس باوا گواہ : جے ایچ ناصر احمد

وصیت نمبر:18439 میں ڈی ایچ شاہجہان ولد مکرم ڈی اے حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ وایرمین عمر32 سال تاریخ بیعت1988ء ساکن کوچی ڈاکخانہ کوچی ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ٹی محمد منزل مبلغ سلسلہ العبد: ڈی ایچ شاہجہان گواہ : ڈی اے حسین

وصیت نمبر:18440 میں اے نصیرہ کریم زوجہ مکرم کے بی عبدالکریم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر40 سال تاریخ بیعت1982ء ساکن کوچی ڈاکخانہ کوچی ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے منقولہ جائیداد میں زیور طلائی کان کی بالی ایک جوڑی 4 گرام قیمت-/4200 روپے ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔گواہ : کے بی عبدالکریم الامۃ: اے نصیرہ کریم گواہ : ٹی محمد منزل مبلغ سلسلہ

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۹ء از صفحہ ۱۲

معزز مہمانوں کی خیرسگالی تقاریر کے جواب میں حاضرین دلی جوش کے ساتھ بلند آواز میں نعروں کے ساتھ جواب دیتے رہے جس سے جلسہ کی فضا باہمی رواداری کا بہترین نمونہ پیش کر رہی تھی۔ معزز مہمانوں کے خطابات کے بعد جلسہ کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے لئے حضور انور نے مکرم فیروز عالم صاحب مبلغ سلسلہ کو ارشاد فرمایا۔ مکرم فیروز عالم صاحب نے سورۃ آل عمران کی آیات یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْاللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَـمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْن...... الخ کی آیات ترجمہ کے ساتھ تلاوت کیں جن میں تقویٰ کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے مکرم عصمت اللہ صاحب آف جاپان کو نظم کے لئے دعوت دی۔ مکرم عصمت اللہ صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پُر معارف نظم کے منتخب اشعار خوش الحانی کے ساتھ سنائے۔ پہلا شعر یہ تھا

"کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا"

افتتاحی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افتتاحی خطاب سے حاضرین کو نوازا۔ 6:15 پر حضور انور کا خطاب اختتام پذیر ہوا اور ساری جلسہ گاہ اسلامی نعروں کے ساتھ حاضرین جلسہ اپنے امام کے لئے محبت و عشق کا اظہار کرتے رہے۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ۔

(باقی آئندہ)

(اس خطاب کا خلاصہ بدر مجریہ 30 جولائی 2009 میں شائع ہو چکا ہے) باقی آئندہ...........

(منقول از الفضل شمارہ 7 اگست اور 14 اگست 2009ء)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

مجید کی تعلیم کے متعلق فرمایا ہے کہ یہ تعلیم ہمیشہ رہنے والی ہے۔ فرمایا: رَسُوْلٌ مِنَ اللّٰہِ یَتْلُوا صُحُفًا مُّطَھَّرَۃً فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ o وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَ تْھُمُ الْبَیِّنَۃُo (سورۃ البینۃ: ۴۔۵)

ترجمہ: اللہ کا رسول مطہر صحیفے پڑھتا تھا ان میں قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات تھیں۔ اور وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی انہوں نے تفرقہ نہیں کیا مگر بعد اس کے کہ اُن کے پاس روشن دلیل آ چکی تھی۔

فرمایا: قرآن مجید وہ شان رکھتا ہے کہ اس میں ساری صداقتیں موجود ہیں اور قرآن مجید ایسی حکمتوں اور معارف کا جامع ہے کہ ہر ایک چیز کی تفسیر خود کرتا ہے۔ فرمایا توحید اور ہستی باری تعالیٰ پر آج کل بہت حملے ہو رہے ہیں احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ اس تعلق میں قرآن مجید کی حسین تعلیم کو دنیا میں پھیلائیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ہدایت پانے والوں کے بارہ میں فرماتا ہے۔ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ فَمَنِ اھْتَدٰی فَاِنَّمَا یَھْتَدِیْ لِنَفْسِہٖ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ۔ ترجمہ: اور یہ کہ میں قرآن کی تلاوت کروں۔ پس جس نے ہدایت پائی تو وہ اپنی ہی خاطر ہدایت پاتا ہے اور جو گمراہ ہوا تو کہہ دے کہ میں تو محض ڈرانے والوں میں سے ہوں۔

لیکن ہر قسم کی ہدایت وہی پا سکتے ہیں جن کے متعلق فیصلہ لا یمسہ الا المطھرون ہے پس پاک ہونا شرط ہے اسی طرح فرمایا:

وَمَا تَکُوْنُ فِیْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْہُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا کُنَّا عَلَیْکُمْ شُھُوْدًا اِذْتُفِیضُوْنَ فِیْہِ وَمَا یَعْزُبُ عَنْ رَّبِّکَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّۃٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِکَ وَلَا اَکْبَرَ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ۔ (سورہ یونس آیت نمبر ۶۲)

ترجمہ: اور تو کبھی کسی خاص کیفیت میں نہیں ہوتا اور اس کیفیت میں قرآن کی تلاوت نہیں کرتا۔ اسی طرح تُم (اے مومنو!) کوئی (اچھا) عمل نہیں کرتے مگر ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس میں مستغرق ہوتے ہو۔ اور تیرے ربّ سے ایک ذرّہ برابر بھی کوئی چیز چھپی نہیں رہتی، نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ ہی اس سے کوئی چھوٹی اور نہ کوئی بڑی چیز ہے مگر کھلی کھلی کتاب میں (تحریر) ہے۔

یہ آیت اللہ تعالیٰ کی شان کا اظہار کرتی ہے اللہ تعالیٰ کی ہر چیز پر نظر ہے چاہے وہ حاضر ہو یا غائب دور ہو یا نزدیک چھوٹی ہو یا بڑی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے۔ پس یہ اعلان مومن و غیر مومن کے لئے برابر ہے کہ یہ عظیم کتاب کامل علم رکھنے والے خدا کی طرف سے اتاری گئی ہے اور اس میں تمام قسم کے علوم بتائے گئے ہیں۔ اس لئے اس کتاب کے نازل ہونے کے بعد نہ اس کا انکار کرنے والے کے لئے راہ فرار ہے اور نہ ہی ماننے کا دعویٰ کر کے عمل کرنے والوں کیلئے کوئی عذر رہ جاتا ہے ماننے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ جب صداقتوں کا اقرار کیا ہے تو اپنے قبلے بھی درست رکھنے ہوں گے۔ صرف یہ کہنا کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں کافی نہیں ہے بلکہ یہ دیکھنا ہوگا کہ اس کے پڑھنے سے ہمارے اندر کیا تبدیلیاں ہو رہی ہیں پس قرآن کریم کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے۔ ہماری فتح قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کی ان حسین تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے کینیڈا کے مبلغ مکرم طارق اسلام صاحب کی افسوسناک وفات کی اطلاع دیتے ہوئے ان کا ذکر خیر فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 بینٹنگ لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222:

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471,2237-8468

M/S ALLIA EARTH MOVERS

AEM

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!

الفضل جیولرز

پتہ: صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان

طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

کیا آپ نے ھدیہ بدر ادا کردیا ھے......؟

اپنا بدر جاری رکھنے کیلئے جلد از جلد بقایا رقم دفتر ہذا کو ارسال کریں (مینیجر بدر)

2 Bed Rooms Flat

Independant House,All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 | Thursday | 17th Sep. 2009 | Issue No. 38

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

قرآن مجید وہ شان رکھتا ہے کہ اس میں ساری صداقتیں موجود ہیں اور قرآن مجید ایسی حکمتوں اور معارف کا جامع ہے کہ ہر ایک چیز کی تفسیر خود کرتا ہے

احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ قرآن مجید کی حسین تعلیم کو دنیا میں پھیلائیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۹ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل آیت قرآن کی تلاوت فرمائی:

لَوْاَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ۔ (سورۃ حشر آیت ۲۲)

ترجمہ:۔ اگر ہم نے اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اُتارا ہوتا تو تو ضرور دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے عجز اختیار کرتے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ اور یہ تمثیلات ہیں جو ہم لوگوں کیلئے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ تفکر کریں۔

پھر فرمایا بعض لوگوں کے دل ایسے سخت ہو جاتے ہیں کہ کلام الٰہی کا ان پر اثر نہیں ہوتا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر ہم یہ پہاڑ پر بھی اُتارتے تو وہ خوف سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے۔ اللہ کے اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض انسانوں کے دل پہاڑوں سے بھی سخت ہوتے ہیں۔ وہ اپنے مقصد پیدائش کو بھول جاتے ہیں اپنے پیدا کرنے والے کو بھول جاتے ہیں، اپنی عاقبت کو بھول جاتے ہیں سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے سخت دلوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْاَشَدُّ قَسْوَةً وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔

(سورۃ البقرہ آیت ۷۵)

ترجمہ:۔ پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہوگئے گویا وہ پتھروں کی طرح تھے یا پھر سختی میں اس سے بھی بڑھ کر جبکہ پتھروں میں سے بھی یقیناً بعض ایسے ہوتے ہیں کہ اُن سے نہریں پھوٹ پڑتی ہیں اور یقیناً ان میں سے ایسے بھی ہیں کہ جو پھٹ جائیں تو ان میں سے پانی نکلتا ہے۔ پھر ان میں یقیناً ایسے بھی ہیں جو اللہ کی خشیت سے گر پڑتے ہیں۔ اور اللہ اُس سے غافل نہیں ہے جو تم کرتے ہو۔

فرمایا آج کے حالات دیکھیں تو مسلمانوں کیلئے لمحہ فکریہ ہیں باوجود یہ کہ مغربی دنیا میں تقریروں میں اور جلسوں میں یہاں کے سیاست دان مسلمانوں کی تعریف تو کرتے ہیں مگر مجموعی طور پر جو فیصلہ کرنا ہوتا ہے تو جو ان کے مفاد میں ہوتا ہے وہی فیصلہ کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان خود اپنی پہچان کھو بیٹھے ہیں۔ اللہ کی یاد کی طرف ان کی توجہ نہیں۔ فسق وفجور میں پڑے ہوئے ہیں اور ان کے برے کاموں کو شیطان انہیں خوبصورت کر کے دکھا رہا ہے۔ اور باوجود قرآن مجید کی تعلیم ہونے کے اپنی سخت دلی سے اس پر عمل کرنے کیلئے تیار نہیں۔ جس کی وجہ سے آج انہیں یہ دن دیکھنے نصیب ہو رہے ہیں۔

فرمایا: میں پہلے بھی یہ بات کہہ چکا ہوں اور اب پھر کہتا ہوں کہ جب تک یہ لوگ اپنی سخت دلی کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے امام کو نہیں مان لیتے ایسے حالات سے ہی دوچار رہیں گے۔ ماننا تو درکنار موجودہ طور پر وہ ظالمانہ قوانین بنا کر ان پر عمل کر رہے ہیں۔ کوئی احمدی اگر اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے لے اور اپنی مسجدوں اور گھروں پر لکھے تو اس کو توڑ کر گندے نالوں میں بہایا جاتا ہے اللہ کے نام کی اور اس کے نبیؐ کے نام کی یہ بے حرمتی ہے جو ان دنوں پاکستان میں حکومتی سطح پر ہو رہی ہے۔ اور ان لوگوں کی رہنمائی میں ہو رہی ہے جو عالم کہلاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک زمانہ میں اتنی جہالت پھیل جائے گی کہ مسلمان علماء بغیر علم کے فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کی تعریف یہ فرمائی تھی کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور خدا کے علاوہ جن کی عبادت کی جاتی ہے ان کا انکار کیا اس نے اپنا مال اور خون محفوظ کر لیا اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ گویا کلمہ پڑھنے کے بعد وہ بندوں کی گرفت سے آزاد ہو جاتا ہے۔ پھر ایک دوسری حدیث میں فرمایا جس نے ہمارے نماز پڑھنے کی طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان ہے۔ یہ تو وہ اسلام کی تعریفیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائیں اور یہ مولوی صاحبان اپنی خود ساختہ تعریفیں بنا کر اسلام کی بے حرمتی کر رہے ہیں۔

فرمایا ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مسلمان ہیں ہمیں کسی مولوی یا پارلیمنٹ کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں۔

فرمایا اب میں واپس اپنے مضمون کی طرف آتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جو یہ فرمایا ہے کہ

لَوْاَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ۔ (سورۃ حشر آیت ۲۲)

اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ایک تو اس کے یہ معنے ہیں کہ قرآن شریف کی ایسی تاثیر ہے کہ اگر پہاڑ پر وہ اُترتا تو پہاڑ خوفِ خدا سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور زمین کے ساتھ مل جاتا۔ جب جمادات پر اس کی ایسی تاثیر ہے تو بڑے ہی بیوقوف وہ لوگ ہیں جو اس کی تاثیر سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور دوسرے اس کے معنے یہ ہیں کہ کوئی شخص محبتِ الٰہی اور رضائے الٰہی کو حاصل نہیں کر سکتا جب تک دو صفتیں اس میں پیدا نہ ہو جائیں۔ اوّل تکبر کو توڑنا جس طرح کہ کھڑا ہوا پہاڑ جس نے سر اونچا کیا ہوا ہوتا ہے گر کر زمین سے ہموار ہو جائے۔ اسی طرح انسان کو چاہئے کہ تمام تکبر اور بڑائی کے خیالات کو دُور کرے۔ عاجزی اور خاکساری کو اختیار کرے اور دوسرا یہ ہے کہ پہلے تمام تعلقات اس کے ٹوٹ جائیں جیسا کہ پہاڑ گر کر متصدعاً ہو جاتا ہے۔ اینٹ سے اینٹ جدا ہو جاتی ہے ایسا ہی اس کے پہلے تعلقات جو موجب گندگی اور الٰہی نارضامندی تھے وہ سب تعلقات ٹوٹ جائیں اور اب اس کی ملاقاتیں اور دوستیاں اور محبتیں اور عداوتیں صرف اللہ تعالیٰ کے لئے رہ جائیں۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۱ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۹)

فرمایا جب تک مسیح موعود کے مقابل تکبر سے پُر سر نیچے نہیں کرو گے قرآن اور اسلام کی وہ تعریفیں کرو گے جو مضحکہ خیز ہیں، ایمان لاؤ گے تو مشرق و مغرب شمال وجنوب میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاؤ گے۔ یاد رکھو کہ قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے پاکیزگی کی ضرورت ہے اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِىْ كِتَابٍ مَّكْنُوْنٍ لَايَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔ (الواقعۃ ۷۸-۸۰) یقیناً یہ ایک عزت والا قرآن ہے ایک چھپی ہوئی کتاب میں محفوظ، کوئی اسے چھو نہیں سکتا سوائے پاک کئے ہوئے لوگوں کے۔

فرمایا: ان آیات میں جہاں غیر مسلموں کو قرآن مجید کی عزت وعظمت بتائی گئی ہے۔ اس میں مسلمانوں کو بھی نصیحت ہے کہ اس پاک کلام سے وہی فائدہ اٹھائیں گے جو پاک دل ہو کر اس کی طرف رجوع کریں گے۔ اس لئے کہ قرآنی حقائق ودقائق انہی پر کھلتے ہیں جو پاک کئے گئے ہیں۔ ان آیات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید سیکھنے کیلئے معلم کی ضرورت ہے۔ بے شک قرآن مجید جامع جمیع علوم تو ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی زمانہ میں اس کے تمام علوم ظاہر ہو جائیں بلکہ حسب حالات ان کا اظہار ہوتا ہے اور جو روحانی معلم کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔

فرمایا یہ بات ہم احمدیوں کو بھی توجہ دلانے والی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مامور کی طرف سے پیش کردہ قرآنی تفسیر کو جو خدا تعالیٰ کی رہنمائی کی روشنی میں ہے بغور پڑھیں اور اس پر عمل کریں۔ قرآن مجید کی خوبصورت تعلیم پر عمل کرنے والوں کے متعلق آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ جس شخص نے قرآن مجید کو پڑھا اور عمل کیا تو قیامت کے روز اس کے ماں باپ کو دو تاج پہنائے جائیں گے جس کی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہوگی۔ فرمایا جب والدین کا یہ درجہ ہے تو خیال کرو کہ اس شخص کا کیا درجہ ہوگا جس نے قرآن پر عمل کیا۔ یہ تعلیم مشکل ہی نہیں۔ انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ جس پر ایک انسان آسانی سے عمل کر سکتا ہے۔ مثلاً جہاں اللہ تعالیٰ نے روزے کے احکامات دئے ہیں تو ساتھ ہی فرمایا: يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے مشکل نہیں چاہتا۔ ایک اور مقام پر قرآن مجید کی تعلیم کے آسان ہونے کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کیلئے آسان بنایا ہے اور ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔

فرمایا: نصیحت برائے نصیحت نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان نصائح کو پکڑو اور ان پر عمل کرو۔ پھر قرآن

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں